صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 19 فروری 2018ء بمطابق 02 جمادی الثانی بمطابق 1439 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چھبیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡن ۝ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۝ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ۔

(ترجمہ): (لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آ جائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہو گی۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ، رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ο وَيَسِّرْ لِيَ أَمْرِي ο وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ο يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: باقی تو سب نے، سب سے، ما د ټولو نه تقریباً Permission اخستے دے، بابک صاحب نه وو، مونږه ډیر ورته Wait اوکړو چیمبر کښې خو نورو نه مو Permission واخستو چې مونږه لړ دا بلونه، صرف ئے Introduction کوؤ، مخکښې نه ئے اخلو نو سکندر خان هم راغلو، دغه هم راغلو خو You were not here, if you permit نو مونږه به دغه سټارټ کړو، بابک صاحب! مفتی جانان صاحب هم راغلو چیمبر ته نو مونږه دغه کوؤ، جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جی، میډم شکریه، ستاسو مدعا دا ده چې دا د حکومت چې کوم بزنس دے، دا به بیا مخکښې کړو؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا Introduction of Bills به واخلو او بیا به Questions/Answers ته۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: او، بس صحیح ده، میډم! ستاسو خوښه ده خو هغه ورځ هم زمونږه او ستاسو جهګړه په دې خبره شوې وه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تهینک یو ویری مچ، مونږ نن ځکه تپوس Specially اوکړو چې۔

جناب سردار حسین: صحیح ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: We waited for you سکندر خان! هم تاسو ته مو Wait کولو، مفتی جانان هم کولو خو تاسو نه وئی Thank you very much بابک صاحب۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پاور آف اٹارنی مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No.8, honorable Minister for Law to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Power of Attorney (Amendment) Bill, 2018.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtoonkhwa, Power of Attorney (Amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: Thank you. It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مخصوص ریلیف مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 09, Honorable Minister for Law to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Specific Relief (Amendment) Bill 2018. Law Minister.

Minister for Law: Madam Speaker, I beg to introduce the Khyber Pukhtunkhwa the Specific Relief (Amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 10, Honorable Minister for Finance to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2018. Ji Law Minister.

Minister for Law: Madam, I on behalf of the honorable Minister for Finance to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Public procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2018 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 11, honorable Minister for Finance to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority (2nd amendment) Bill. Minister for Law.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honorable Minister for Finance to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Authority (2nd amendment) Bill, 2018 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands introduced.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Okay. We start with the Qestions/Answers session. Ji Mufti Janan Sahib Question No. 5712.

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کوئسچن نمبر میډم؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 5712۔

مفتی سید جانان: دا خو دلته 5783 دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او 57 کنہ، او 57 تھیک دے۔ Sorry 5712، دا خو دلته، Oh my God, I am wrong. Mufti Gafoor, I am sorry. Mufti Ghafoor Sahib is not here, lapsed. I am sorry. Mufti Janan Sahib! Mufti Ghafoor Sahib, Second Maulana Mufti Ghafoor Sahib, 5713, not present it lapse, again Maulana Mufti Ghafoor Sahib, lapsed. Next 5715, Janab Mufti Fazal Ghafoor Sahib, lapsed. Meraj Humayun Bibi, 5735, not present, lapsed. Muhtarma Aamna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: میڈم سپیکر! اس پر میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کس پر؟ ابھی کوئسچن تو ہوا نہیں ہے، سپلیمنٹری کیسے پوچھتی ہیں؟ ابھی تو کوئسچن ہوا ہی نہیں ہے نا، آمنہ سردار بی بی! اچھا یہ خلیق صاحب کہاں ہیں؟ Oh, I am sorry خلیق صاحب تو نہیں آرہے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ یہ بہت ٹیکنکل ہے، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے اس کوئسچن کو ڈیفر کرنے کی، یہ ایک کوئسچن صرف، نیکسٹ کوئسچن معراج ہمایون بی بی، 5737 موجود نہیں، Next Question Fakhr-e-Azam Wazir, very good the hard working chap of this Assembly always present.

* 5741 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر عملہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) احتساب کمیشن کی تشکیل ہونے کے بعد سے لیکر اب تک کتنے کیس جمع کئے گئے ہیں، کتنے کیسوں پر فیصلہ کیا گیا ہے اور کتنے کیس ابھی تک زیر غور ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) احتساب کمیشن کی تشکیل سے اب تک جمع کئے گئے کمپلینٹس اور ان پر کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Summary of complaints Received:

Filed	704	Process	44
Departmental	985	Verification	488

Inquiry	45	Investigation	25
Reference	27	Total	2318

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! یہ میرا کوسچن نمبر 5741، یہاں پر جو تعداد دی گئی ہے، ان سے میں Satisfiedہوں اور میں آگے کی طرف موو کروں گا اور جو دوسرا کوسچن ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, first one is done, okay, next one, next Question Fakhr-e-Azam Wazir, 5743.

* 5743 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر عملہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ احتساب کمیشن کو ڈائریکٹر جنرل کی عدم موجودگی میں چلایا جارہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو احتساب کمیشن کو دو سال سے بغیر ڈی جی کیوں چلایا جارہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ بالکل غلط ہے، احتساب کمیشن اس وقت قائمقام ڈائریکٹر جنرل بریگیڈیئر (ر) محمد سجاد کی سربراہی میں کام کر رہا ہے، ان کو قانون کے مطابق وہ جملہ اختیارات حاصل ہیں جو کسی مستقل ڈائریکٹر جنرل کو حاصل ہوتے ہیں، انہیں مستقل ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل (ر) محمد حامد خان صاحب کے استعفیٰ کے بعد بروئے نوٹیفیکیشن نمبر EC/HR/DGEC/21-6-2016 مورخہ 24-02-2016 زیر دفعہ 12 (9) Khyber Pakhtunkhwa Ehtesab Commission Act 2014 بمعہ زیر قاعدہ نمبر تین Khyber Pakhtunkhwa Ehtesab Commission Director General (Temporary) (Terms and condition of Service) Rules, 2016 قائمقام ڈائریکٹر جنرل تعینات کیا گیا۔

KP Ehtesab Commission is working under the supervision of Acting Director General, Brig. (R) Muhammad Sajjad. After resignation of regular Director General of KPEC Lt. Gen. (R) Muhammad Hamid Khan, Brig. (R) Muhammad Sajjad was designated as Acting Director General u/s 12(9) r/w Rule-3 of KPEC Director General (Temporary) Terms & Conditions of Service Rules, 2016 vide Notification No.EC/HR/DGEC/21-6/2016 dated 24.02.2016 till the assumption of office by the regular Director General.

(ب) چونکہ جواب نفی میں ہے، اسلئے سوال نمبر (الف) کا جواب پڑھا جائے۔

As the answer is in negative, therefore, question No.1 may be read.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میرا کوئسچن یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ احتساب کمیشن کو ڈائریکٹر جنرل کی عدم موجودگی میں چلایا جارہا ہے اور ان کا یہ جواب ہے کہ ہم نے ایکٹنگ ڈائریکٹر جنرل بنایا ہوا ہے جس کا نام انہوں نے دیا ہوا ہے سجاد خان اور سجاد خان جو تھا میڈم! پہلے اس نے کنٹریکٹ لیا ہوا تھا ایچ آر سے، پھر اس کا کنٹریکٹ 15-03-2017 کو ختم ہو گیا ہے، یہ لیٹر ہے جو کہ چیف کمشنر ایکٹنگ ڈائریکٹر جنرل کے پی کے کمیشن کو لکھتا ہے کہ آپ کا کنٹریکٹ 15-03-2017 کو ختم ہو چکا ہے لیکن پھر ایکٹنگ ڈی جی اس کو جواب نہیں دیتا، اس کے بعد وہی چیف کمشنر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو لکھتا ہے کہ وہ مجھے قانونی رائے دے کیونکہ اس بندے کا 15-03-2017 کو کنٹریکٹ ختم ہو رہا ہے تو یہ ایکٹنگ ڈی جی کس طرح بن سکتا ہے لیکن اس کے بعد پھر آخر میں Law categorically کہتا ہے کہ یہ نہیں بن سکتا۔ دیکھیں، میڈم! یہاں پر لاء کا Opinion ہے، یہ لاء کا Opinion ہے، یہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو لکھتا ہے کہ "If the post of Director General falls vacant before the completion of his tenure for any reason which requires regular appointment, the Chief Ehtesab Commissioner may designate any senior officer of the Director General to serve as Director General till the appointment of the regular Director General, therefore, the employee whose contract is expired can not be designated as Acting Director General"، یہ میں نہیں کہتا، یہ لاء کہتا ہے، یہ آپ کی لاء کا Statement کہہ رہا ہے کہ وہ ڈائریکٹر جنرل نہیں بن سکتا، یعنی کہ پورے ایک سال سے وہ غیر قانونی طریقے سے اور غیر آئینی طریقے سے احتساب کمیشن کو چلا رہا ہے، تو میڈم! کیا یہ زیادتی نہیں ہے؟ یہ تو اس ہاؤس کے ساتھ بھی زیادتی ہے، یہاں پر جو مینڈیٹ لیکر آتے ہیں، ہم قانون سازی خود کرتے ہیں اور اسی قانون سازی کو ہم خود توڑتے ہیں اور جب ایک-----

Madam Deputy Speaker: Okay. Thank you. Law Minister! Please-----

جناب ضیاءاللہ آفریدی: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا You want supplementary، اچھا، جی ضیاءاللہ آفریدی۔

(تالیاں)

جناب ضیاء اللہ آفریدی: شکریہ، میڈم سپیکر! جس طرح فخر اعظم بھائی نے کہا ہے کہ بھئی یہ DG Illegal ہے تو میرا ابھی ضمنی سوال یہ ہے کہ بھئی جب لاء ڈیپارٹمنٹ خود ڈی جی کو Illegal declare کرتا ہے تو جس نے احتساب کمیشن کا ڈرافٹ تیار کیا تھا، قانون سازی میں وہ ڈیپارٹمنٹ اہم کردار ادا کرتا ہے تو لاء منسٹر! یہ بھی بتایا جائے کہ بھئی Illegal بندہ کس طرح دو سال سے Illegal تنخواہیں لیتا ہے اور وہ آگے جو Proceedings کرتا ہے، لوگوں کو Call-up کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کے خلاف ریفرنسز ڈالے ہیں تو یہ انہوں نے جتنے بھی ایکشنز لئے ہیں، کیا لاء ڈیپارٹمنٹ اس کو قانونی کہہ سکتا ہے جبکہ اس نے خود اس کو غیر قانونی کہا ہے، ساتھ ساتھ پہلے احتساب کمیشن میں چیف منسٹر نے اپنے بندے بٹھائے تھے اور لوگوں کو Arrest کیا اور گرفتار کیا ہے-----

Madam Deputy Speaker: The supply is, sorry-----

جناب ضیاء اللہ آفریدی: اور ابھی یہ ڈی جی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی: یہ موجودہ ڈی جی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی-----

جناب ضیاء اللہ آفریدی: شاہ فرمان کا قریبی رشتہ دار ہے، اسلئے NAB Illegal Mining کے کیس اٹھاتا ہے، بلین سونامی ٹری کے کیس اٹھاتا ہے؟ قومی احتساب بیورو-----

Madam Deputy Speaker: Zia! This is not supply-----

جناب ضیاء اللہ آفریدی: خیبر بینک کے کیس اٹھاتا ہے تو یہ کمیشن آزاد کمیشن نہیں ہے، یہ پولیٹیکل کمیشن تھا، پولیٹیکل کمیشن رہے گا-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضیاء صاحب! آپ دوسرا، ضیاء صاحب! آپ ایک دوسرا کوئسچن لے آئیں، آپ کا ضمنی میں نے لے لیا ہے، جی لاء منسٹر!

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمنی اس کا میں نے لے لیا ہے، جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه، میډم! زه یو ضمنی سوال هم کومه، میډم سپیکر! دا ضیاء الله آفریدی صاحب په دې موجوده حکومت کښې منسټر وو، لاء منسټر صاحب نه زما دا ضمنی سوال دے-----

محترمہ نگہت اورکزئی: اس کو اپنی بات پوری کرنے دیں، انہیں آپ کیوں نہیں چھوڑ رہی؟

جناب سردار حسین: او خیر دے، جی خیر دے، میډم! زما دا ضمنی سوال دے چې دا ضیاء الله آفریدی صاحب په دې حکومت کښې منسټر وو او بیا په دې حکومت کښې گرفتار شو او بیا مونږ یو کال اوریدل چې دې حکومت د ضیاء الله آفریدی صاحب د گرفتارئ ډیر لوئې کریډټ اخستو چې مونږ د کرپشن خلاف یو، مونږ احتساب کوؤ، خپل وزیران او خپل ممبران مونږ اونیول، بیا زما ضمنی سوال دا دے چې دې ضیاء الله آفریدی صاحب څومره کرپشن کړے وو، د ده نه څومره ریکوری شوې ده او ده ته څه سزا ملاؤ شوې ده-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب سردار حسین: دویم زه دا ریکویسټ کوم چې دا ډیر اهم پوائنټ دے، لهذا دا دا کوئسچن که د ډ سکشن د پاره تاسو منظور کړئ نو ډیره مهربانی به وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہلے تو لاء منسٹر جواب دیں۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر صاحبہ!-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس میں میری Humble submission یہی ہو گی کہ چونکہ یہاں پر Different supplymentry questions بھی آ گئے ہیں اور یہ Debatable ہیں، میری Respective submission یہ ہے کہ اس پہ Full day آپ ڈیبیٹ کیلئے رکھیں، ان شاءاللہ اس کا Detailed جواب دے دیں گے۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں، یہ تو میرے کوئسچن کا جواب نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یو خبره، زه به تاسو ته جواب د رکوم کنه۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا اچھا، میری بات سنیں پلیز، Rule 48 کے Under ہمیں آپ لکھ کے دے دیں تو پھر ہمیں Definitely منظور۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Ji Imtiaz Sahib and then Shaukat Sahib, Imatiaz and then Shaukat پہلے امتیاز پھر شوکت، شوکت صاحب! پہلے جواب دینا چاہتے ہیں، جی، شوکت صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم! دیکھیں، بات یہ ہے کہ احتساب کمیشن، (مداخلت) یو منٹ، یو منٹ، آپ نے کوئسچن پوچھا ہے نا، آپ نے کوئسچن پوچھا ہے جواب سنیں نا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے، پھر اس کا مطلب ہے کہ آپ اسمبلی نہیں چلانا چاہتے، اس کا مطلب ہے کہ آپ اسمبلی نہیں چلانا چاہتے، یہ بدمعاشی نہیں چلے گی، یہ کیا طریقہ ہے، یہ کونسا طریقہ ہے؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: آپ میں ہمت ہونی چاہیئے کہ جواب سنیں، جواب نہیں سن سکتے، یہ شور کرنے کی جگہ نہیں ہے، یہ اسمبلی ہے، میں آپ کو جواب دیتا ہوں، یہ اسمبلی ہے، یہ کوئی آپ کا اپنا، (مداخلت) نہیں نہیں، یہ دیکھیں، اسمبلی کا اپنا ڈیکورم ہے، آپ نے جواب سننا ہے، گورنمنٹ جواب دے گی، (مداخلت) یہ Version کی بات نہیں ہے، اگر آپ نے حکومت کا جواب سننا ہے تو میں آپ کو جواب دینے کیلئے تیار ہوں، نہیں سننا ہے تو نہ سنیں، یہ آپ کی اس طرح بدمعاشی نہیں چلے گی، یہ اس طرح نہیں ہوگا، آپ بھی پھر اس طرح غلط کو ٹیکن نہ کریں، پھر اسمبلی میں غلط کو ٹیکن نہ کریں، میں جواب دوں گا، میں جواب دوں گا، آپ جواب نہیں سننا چاہتے تو نہ سنیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میڈم سپیکر! معزز ایوان سے یہ میری Respectable گزارش ہے کہ کوئسچن ہے فخر اعظم وزیر صاحب کا یہ ہے "کہ احتساب کمیشن کو ڈائریکٹر جنرل کی عدم موجودگی میں چلایا جا رہا ہے"، ٹھیک ہے جی، یہ بالکل غلط ہے، "احتساب کمیشن اس وقت قائمقام ڈائریکٹر جنرل ریٹائرڈ بریگیڈیئر محمد سجاد صاحب کی سربراہی میں کام کر رہا ہے، ان کو قانون کے مطابق وہ جملہ اختیارات حاصل ہیں جو کسی مستقل ڈائریکٹر جنرل کو حاصل ہوتے ہیں، انہیں مستقل ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد حامد خان صاحب کے استعفیٰ کے بعد بروئے نوٹیفکیشن۔۔۔۔۔

(شور و قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اگر آپ میں کوئسچن کا جواب سننے کی ہمت نہیں ہے تو میں کیا کروں؟۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ سنیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ ڈائریکٹر Illegal بیٹھا ہوا ہے۔

(شور و قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس کے علاوہ جو ضمنی کوئسچنز ہیں، میڈم سپیکر! یہ Matter sub judice ہے اور Before the court Being a Law Minister میں کسی بھی صورت اس پہ کسی قسم کی Comments نہیں دے سکتا، یہ Already under process ہے، یہ Sub judice ہے کورٹ میں تو اس کے متعلق بات کرنا بھی میرے خیال میں قانون کی خلاف ورزی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! نگہت اورکزئی تاسو نہ مخکښې ولاړہ وہ نو Let her speak.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، میڈم سپیکر صاحبہ! لاء منسٹر کے پاس چونکہ کوئی جواب نہیں ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ جو Sub judice معاملہ ہوتا ہے، اس کو ایجنڈے پہ آنا ہی نہیں چاہیئے اور اگر یہ ایجنڈے پہ آیا ہے تو لاء منسٹر کی Responsibility ہے کہ جس جس نے ضمنی کوئسچن کیا ہے، جس کا کوئسچن تھا، ان کو Satisfy کریں، یہ غلط بات ہے کہ اگر Sub judice ہے، اگر ایجنڈے پہ آیا ہے تو لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! یہ کوئی ایسا نہیں ہے کہ یہ غیر قانونی طور پر اسمبلی

چلاتے رہیں گے، ایک تو جواب نہیں آئے گا تو دوسرا ہمیں Politically وہ Satisfy کرنے کی کوشش کرے گا، یہ لاء منسٹر کا ڈیپارٹمنٹ ہے، لاء منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، لاء منسٹر اس کا جواب دیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریه، میډم سپیکر! زه خو ډیر افسوس کوم چې منسټر صاحب وائی چې معامله Sub judice ده، دا په ایجنډا ده، دا مسئله خو په ایجنډا راغلې ده نو لهذا منسټر صاحب له پکار دی چې جوابونه ورکړی، منسټر صاحب په دې جواب کښې وائی چې، ان کو قانون کے مطابق، زما سوال د منسټر صاحب نه دا دے چې د کوم قانون، د هغې Quotation، کم از کم د هغې ریفرنس خو ورکړه چې یو کال اوشو یو کال، ټائم د یو سړی ختم دے او دلته ذکر هم اوشو چې د یو وزیر صاحب رشته دار دے او هغه غیر قانونی طور باندې ناست دے، جواب لاء منسټر صاحب دا ورکوی چې د قانون مطابق ناست دے او د قانون مطابق اختیارات هغه ته حاصل دی، زما سوال د منسټر صاحب نه دا دے چې هغه کوم قانون دے، کم از کم مونږ ته ریفرنس خو راکړی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ایک چیز پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ اس پہ Detailed debate کرنا چاہتے ہیں تو آپ Writing میں دے دیں، Under rule 48 آپ دے دیں Application۔

جناب سردار حسین: دی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دے دی ہے؟ اچھا یہ بابک صاحب کا ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! سوال نمبر 5743 کو تفصیلی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اودریږه، دا زه وایم کنه، بحث کیلئے نوٹس دینا چاہتا ہوں، جی، بابک صاحب ته آن کړئ مائیک۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب لګیا دے کنه۔

جناب سردار حسین: ګوره میډم! زه دا ریکویسټ کوم چې دا د حکومتی پارټۍ مشرانو دا ټول پاکستان په سر اخستې دے، دا ټول پاکستان ئې په سر راخستې

دے چې مونږ د کرپشن خلاف یو، مونږ د احتساب په حق کښې یو، حال د صوبائی حکومت دا دے چې په ایجنډا سوال راغلے دے، جواب منسټر صاحب دا ورکوی، لاء منسټر جواب ورکوی چې دا مسئله په عدالت کښې ده، دا مسئله نن په ایجنډا ده، زه ګزارش کوم چې جوابونه د منسټر صاحب ورکړی، بیا ما دا ریکویسټ کړے دے چې کله منسټر صاحب جواب ورکوی د ضمنی سوالونو، بیا مونږ ریکویسټ کړے دے چې دا د ډیبیټ د پاره تاسو منظور کړئ، دا اوس څه خبره شوه چې منسټر صاحب دستبردار شو، جواب هم نه ورکوی، د دې مطلب دا دے، ما خو ډیر ساده سوال کړے دے چې منسټر صاحب دا Claim کوی چې دا د قانون مطابق ناست دے، د قانون مطابق دې سړی ته دا اختیار دے نو بیا هغه قانون مونږ ته اووایه، دا خو آسانه خبره ده۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: دا خو څه طریقه نه ده، زه هم د اسمبلئ ممبر یم، زه هم خبرې کولې شم، ما ته اختیار حاصل دے چې زه به خبرې کوم، ته څوک ئې چې ما منع کوې؟ زه سپیکر نه به اجازت اخلم-----

جناب فخر اعظم وزیر: ته نشی کولې-----

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: ما ته هم حق حاصل دے چې زه خبره کولې شم، دا یواځې د اپوزیشن والا کار نه دے چې هغوی به یواځې خبره کوی دلته، ولې مونږ نه به هم جواب اخلی، زمونږ خبره به هم اؤرئ چې نه ئې اؤرئ، مونږ تاسو نه اؤرو، مونږه تاسو نه اؤرو، څه خپل کار کوه، تاسو خلقو مسترد کړی یئ او ان شاء اللّٰه بیا به تاسو مسترد شئ، تاسو مسترد خلق یئ، تاسو د دې قابل نه یئ چې تاسو خبره واؤرئ، خبره به اؤرئ، هله به خبره کوئ، دا نشی کیدې، دا کیدې نشی چې هلته نه-----

جناب فخر اعظم وزیر: ته جواب نشی ورکولې۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جواب نه، زه خپله خبره کوم، د جواب خبره نه ده، زه به خپله خبره کوم، ما ته حق حاصل دے-----

(شور و قطع کلامیاں)

جناب شوکت علی یوسفزئی: ما اؤرئ؟ دغه شان اودریږئ، دغه شان اودریږئ، تاسو د دې قابل نه یئ۔

(شور و قطع کلامیاں)

Madam Deputy Speaker: Okay. Just listen for one minute Shaukat.

(شور و قطع کلامیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شوکت! پلیز۔

(شور و قطع کلامیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب کا مائیک آن کر دیں، جعفر شاہ صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

جناب جعفر شاہ: شکریہ، میڈم سپیکر! یہ اسمبلی ہے اور ہم نے اس اسمبلی کو اس کے پروسیجر کے ساتھ چلانا ہے، یہ Collective responsibility ہے کیبنٹ کی، کوئی عام ایم پی اے اس کا جواب نہیں دے سکتا Accordingly، لہذا شوکت صاحب مہربانی فرما کر اپنی سیٹ پر آرام سے تشریف فرمائیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! ما نن سحر دا کنفرم کړه چې څوک څوک جوابونه ورکولې شی نو هغوی وائی چې پارلیمانی سیکرټری ورکولې شی، هسې ایم پی اے به نه ورکوی۔

Mr. Jafar Shah: When Minister is not present then this is the responsibility of the Parliamentary Secretary.

Madam Deputy Speaker: Okay, let me read this thing, the green book.

میں گرین بک پڑھتی ہوں، آپ ذرا سنیں، یہ گرین بک کا ایک۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ میں سن رہی ہوں، میری بات سنیں گے کہ نہیں؟ فخر اعظم! کښېنه یو خو ته، اچھا یہ آرٹیکل I do not know کہ نمبر کس کا ہے لیکن میں یہ پڑھ رہی ہوں:

"41. (q) (iv) contain any reflection on a decision of a court of law or statutory tribunal established in Pakistan or such remarks as are likely to prejudice a matter which is subjudice" تو اس میں یہ ہے کہ Till

میرے سیکرٹریز کہتے ہیں کہ ان کو پتہ نہیں تھا کہ Sub judice ہے، لاء منسٹر نے ابھی ہمیں بتادیا now ہے کہ Sub judice ہے اور اگر Sub judice ہے تو We can not take this now۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ کوئسچن، فخر اعظم، فخر اعظم نیکسٹ کوئسچن، فخر اعظم بھائی نیکسٹ کوئسچن پہ جائیں نا۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! نیکسٹ کوئسچن تو میرا نہیں ہے میڈم، میڈم! بات تو سنیں میڈم۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: 5743، فخر اعظم 5743۔

جناب فخر اعظم وزیر: دیکھیں، میڈم! بات تو سنیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے ، فخر اعظم! انیسہ بی بی تہ خپل Turn ور کوې ؟

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! بات اس طرح ہے کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ Sub judice ہے، میڈم! ایک منٹ، انہوں نے Answer دیا ہوا ہے اور اس پر ڈسکشن بھی ہو سکتی ہے تو اس پر لکھ دیتے کہ یہ Sub judice ہے، یہاں انہوں نے خود لکھا ہوا ہے کہ یہ بیٹھا ہوا ہے اور یہاں پر آپ کا لاء ڈیپارٹمنٹ خود کہہ رہا ہے کہ جو ایکٹنگ ڈی جی ہے، اس کا ایک سال ہو چکا ہے، Tenure اس کا Expire ہو چکا ہے تو میڈم! یہ تو سب غیر قانونی طریقے سے ہو رہا ہے، آپ خود۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم! آپ کا نیکسٹ کوئسچن اس سے Related ہے؟ نیکسٹ پہ جائیں، 5743 پہ جائیں، اس سے Related ہے؟

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! اب یہ خود کہتے ہیں کہ یہ غیر آئینی طریقے سے بیٹھا ہوا ہے، غیر آئینی طریقے سے بیٹھا ہوا ہے، لاء منسٹر صاحب کی اس وقت یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کا جواب ہمیں دیں، Opinion دیں، اس کے بارے میں لاء ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے کہ اس کا Tenure expire ہو چکا ہے، اس کے بارے کیا کہتا ہے لاء منسٹر؟ ایک سال سے یہ غیر آئینی طریقے سے بیٹھا ہوا ہے تو آیا احتساب کمیشن کا کیا مجاز ہے، یہ تو سب کچھ غیر آئینی طریقے سے ہو رہا ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! اصل میں بات یہ ہے، اگر اجازت ہو تو بتا رہی ہوں نا، کر رہی ہوں تمہارا، میڈم! اس میں بنیادی طور پہ کوئسچن جو آیا ہے کہ کیس ہو سکتا ہے لیکن جواب انہوں نے ایک نوٹیفیکیشن لگایا ہوا ہے کہ جس میں خیبر پختونخوا احتساب کمیشن ایکٹ 2014 کی سیکشن (9) 12 کے تحت چیف احتساب کمشنر کو یہ پاور حاصل ہے، انہوں نے یہ دیا ہوا ہے اور اس کے جو Rules ہیں، خیبر پختونخوا کمیشن کے جو Rules ہیں، اس کے Rule-3 کے تحت، اب بنیادی طور پہ یہ جواب تو بڑا Categorical ہے، اگر کوئی اس کو کرے لیکن جب آپ نے یہاں پہ اب رولنگ دی، مزید Confusion میں ڈال دیا، اگر یہ Sub judice تھا تو جواب نہیں آنا چاہیئے تھا، اگر Sub judice ہے تو کم از کم وہ کیس ریفر کر دیں، یہ ہاؤس کو بتا دیں کہ اس کیس کا یہ معاملہ ہے اور اس پر یہ کیس ہو رہا ہے تو تب بھی ہاؤس مطمئن ہو جائے گی لیکن ایک تو جواب آ گیا سیکرٹریٹ پہ اور سارے طریقے سے اور پھر یہاں پہ آ کے یہ کہنا کہ یہ Sub judice ہے، This does not go اور 120 دن جو ہیں، وہ ڈی جی کو بنانے کیلئے یہ قانون میں ہے کہ بنانا ہوتا ہے، اگر یہ Seat vacant ہو جائے تو کیا وجہ ہے کہ کس طرح یہ دو سال سے Sub judice matter ہے اور کونسی کورٹ میں ہے تا کہ پتہ لگے کہ کیوں انہوں دو سال سے اس کو لٹکایا ہوا ہے؟ یہ اگر لاء منسٹر صاحب ہاؤس کو کر دیں تو میرا خیال ہے کہ یہ Confusion clear ہو جائے گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میڈم سپیکر! میری Respectful submission پھر ایک دفعہ یہی ہے کہ فخر اعظم صاحب نے جو کوئسچن کیا ہے، اس کا تفصیلی جواب میں ایک بار پھر جو میڈم نے Quote کر دیا، Similarly میں یہی کہتا ہوں کہ "KP Ehtesab Commission is working under the supervision of Acting Director General, Brig. (R) Muhammad Sajjad. After resignation of regular Director General of KPEC Lt. Gen. (R) Muhammad Hamid Khan, Brig. (R) Muhammad Sajjad was designated as Acting Director General u/s 12(9) r/w Rule-3 of KPEC Director General (Temporary) Terms & Conditions of Service Rules, 2016 vide Notification No. so and so dated 24.02.2016 till the assumption of office by the regular Director General"، میڈم! احتساب کمیشن اس وقت ٹھیک طریقے سے کام کر رہا ہے اور احتساب کمیشن مکمل

طور پر آزاد ہے، حکومت کا اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان کی جگہ ہم کوئی جواب دے سکتے ہیں، یہ Already commission موجود ہے، جس میں آنریبل ججز آف دی ہائی کورٹ اس پہ فیصلہ دیں گے، وہ اس کی ایک ڈی جی کی سلیکشن کریں گے تو Already اس کیلئے اپنی ایک سلیکشن کمیٹی موجود ہے، جہاں تک میں نے اس سے ہٹ کر بات کی ہے، ضیاءاللہ صاحب ہمارے آنریبل ممبر ہیں، ان کے بارے میں جب ان کی بات ہوئی تو اس بارے میں میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ وہ Already sub judice ہے اور اس کا کوئی مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر ایک بندہ Bailout ہو جائے تو وہ اس کا کیس کے خلاف Acquittal ہو جاتا ہے، کیس چونکہ Under process ہے، پینڈنگ ہے، Sub judice ہے، لہذا کسی قسم کی Comments میں نہیں کر سکتا، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا جی، بس نیکسٹ کوئسچن پہ جائیں، فخر اعظم! نیکسٹ کوئسچن۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: I am not satisfied.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ Satisfied نہیں ہیں تو ہم کیا کریں؟

جناب فخر اعظم وزیر: دیکھیں، میڈم! Listen to me, first of all یہاں پر یہ خود کہتا ہے کہ میں نے قانون کے مطابق۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Under rule دیکھیں، فخر اعظم! دو باتیں ہیں، بس اب بیٹھ جاؤ، سنو ایک جو ہے Rule 48 کے Under بابک صاحب نے دے دیا ہے Detailed discussion کیلئے۔ نمبر دو یہ Sub judice ہے۔ اب نیکسٹ کوئسچن پہ جائیں، نیکسٹ کوئسچن 5743۔

جناب فخر اعظم وزیر: ہم واک آؤٹ کرتے ہیں سر! جب تک ہمیں Satisfied نہیں کریں گے، ہم ادھر نہیں بیٹھیں گے، واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

Madam Deputy Speaker: Okay, next Question, Janab Maulana Mufti Fazal Ghafoor 5774, not present. Next Question Bakhat Baider 5780, not present. Mufti Janan Sahib 5783, not present. Muhterma Najma Shaheen 5785, not present. Mufti Janan Sahib 5786, not present.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

5712 _ **مولانا مفتی فضل غفور:** کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پاچا کلے میں بعض ضروری مشینری اور آلات کی بھی شدید ضرورت ہے، جس کی بحالی حکومت کی ذمہ داری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں غیر فعال مشینوں کو کب تک فعال اور نئی مشینوں کی ضرورت کو کب تک پورا کیا جائے گا؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر (صحت)): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں ایکسرے مشین اور ڈینٹل مشین کو فعال کر دیا گیا ہے۔

(ب) جہاں تک مذکورہ ہسپتال میں نئی مشینوں کی خریداری اور فراہمی کا تعلق ہے، اس سلسلے میں ان کیلئے 8.035 ملین روپے کی کل لاگت سے مختلف ضروری آلات کی منظوری دی گئی ہے اور متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نے ان کی خریداری کے آرڈر بھی جاری کئے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

Category-D Hospital Pacha Kalay

S. No	Equipments/Items	Quantity	Unit cost	Estimated cost
01	Air Purification	4	1.175	4.7
02	BP set mercury desktop	10	0.008	0.08
03	24 hour BP monitor machine	5	0.235	1.175
04	Defibrillator	1	0.395	0.395
05	Binocular Microscope	1	0.13	0.13
06	Electric surgical unit diathermy	1	0.295	0.295
07	ECG machine 3 channel	1	0.084	0.084
08	Mini Autoclave	2	0.145	0.29
09	X-ray cassetts 12*15	10	0.014	0.14
10	X-ray Cassetts 10*12	10	0.011	0.11
11	X-ray Cassetts 8*10	10	0.008	0.08
12	Lead apron	2	0.009	0.018
13	C.Section Set	2	0.015	0.03
14	Dressing Set for ward	3	0.006	0.018
15	General Instrument Set	3	0.016	0.048
16	Dissecting Instrument Set	2	0.004	0.008
17	Cutting Instrument Set	2	0.009	0.018
18	Normal delivery set	6	0.016	0.096
19	Drip Stand	10	0.002	0.02
20	D&C Table/Delivery Table	1	0.03	0.3
Total				8.035

5713 _ **مولانا مفتی فضل غفور:** کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر بونیر میں مختلف مشینوں اور آلات کی کمی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایمر جنسی بنیادوں پر ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں مذکورہ مشینوں اور جراحی آلات کی فراہمی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتال میں کن کن مشینوں اور آلات کی ضرورت ہے، نیز حکومت کتنے دنوں میں مشینیں اور آلات فراہم کرے گی؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض کہ ہسپتال میں جن مشینوں اور آلات کی ضرورت ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

District Buner			
DHQ Hospital Buner			
Equipment	Quantity	Unit cost	Estimated cost
BP set mercury	30	0.0079	0.237
24 hour BP monitor machine	24	0.235	5.64
Binocular Microscope	4	0.13	0.52
Mobile C-arm image intensifier	1	9.828	9.828
CR system	1	2.475	2.475
laparoscope machine for gynea/OBS & Surgery	1	5.499	5.499
Electric surgical unit diathermy	2	0.295	0.59
Mini Autoclave	4	0.145	0.58
Portable lamps AC/DC or emergency light AC/DC	2	0.499	0.998
ETT machine	1	2.173	2.173
Wheel chairs	6	0.015	0.09
ICU Trolley	1	0.385	0.385
Oxygen concentrator	4	0.082	0.328
Silt lamp	1	0.63	0.63
Lead apron	2	0.009	0.018
X-ray cassettes 12x15	10	0.014	0.14
X-ray cassettes 10x12	10	0.011	0.11
X-ray cassettes 8x10	10	0.008	0.08
C-Section set	2	0.015	0.03
Dressing set for ward	3	0.006	0.018
General instrument set	3	0.016	0.048
Dissecting instrument set	2	0.004	0.008
Cutting instrument set	2	0.009	0.018
Normal delivery set	2	0.016	0.032
Drip stand	10	0.002	0.02
D&C table/Delevry table	1	0.3	0.3

DR system for existing X-ray	1	3.695	3.695
Suction machine heavy duty	4	0.1348	0.5392
Total :-			35.0292

مزید برآں مذکورہ آلات کی فراہمی کیلئے حکومت نے کرنٹ سائیڈ سے 35.029 ملین روپے منظور کئے ہیں، واضح رہے کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈگر بونیر کو مورخہ 21-11-2017 کو متعلقہ فرمز کو (2017-18) Rate contracting کی روشنی میں سپلائی آرڈر دینے کی ہدایت بھی جاری کی گئی ہے۔

5714 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف ہسپتالوں میں غریب مریضوں کو ریلیف دینے کیلئے زکواۃ کے پیسے فراہم کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں نے پوری شفافیت کے ساتھ اس رقوم کو غریب مریضوں کی سہولت کیلئے استعمال کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2015-16 کے دوران کس کس ہسپتال کو کس کس مد میں کتنی رقم دی گئی ہے، نیز کس کس مد میں کتنی رقم مستحقین کو دی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2015-16 کے دوران جن جن ہسپتالوں کو زکواۃ کی مد میں رقم دی گئی، اسکی تفصیل ہسپتال وار بمعہ مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے:

Hospital wise detail of utilized funds from Zakat on poor patients in 2015-16

S. No	Name of Hospital	Number of patients	Utilized funds
1.	DHQ HospitaL Lakki Marwat	449	Rs.1530000
2.	LRH Peshawar	2636	Rs.12500000
3.	DHQ Hospital Timergara	_-	Rs.1672000
4.	DHQ Hospital Mardan	_-	Rs.2054000
5.	DHQ Hospital Alpuri Shangla	199	Rs. 506000
6	DHQ Hospital Mansehra	_	Rs 1527000
7	Khyber Teaching Hospital Peshawar.	1130	Rs.5000000
8	Hayat Abad Medical Complex Peshawar	1641	Rs.5000000
9	Ayab Medical Complex Abbottabad	285	Rs.575,248

10	DHQ Hospital Daggar Buner	666	Rs.1471305
11	DHQ Hospital Dir Upper	---	Rs.406000
12	DHQ Hospital Bannu	---	Rs.1000000
13	DHQ Hospital D I Khan	---	Rs.185319
14	DHQ Teaching Hospital KDA Kohat	625	Rs.1756000
15	DHQ Hospital Karak	938	Rs.1343478
16	DHQ Hospital Chitral	762	Rs.636809
17	DHQ Hospital Hangu	219	Rs.681829
18	Saidu Group of Teaching Hospital Swat	1658	Rs 2359750
19	DHQ Hospital Tank	456	Rs.744000
20	DHQ Hospital Swabi	963	Rs.1144899
21	DHQ Hospital Nowshera	3921	Rs.1720261
22	DHQ Hospital Battagram	829	Rs. 943040

5715 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر، ضلع بونیر کے علاوہ شانگلہ تحصیل پورن اور ضلع تورغر کی کئی سرحدی یونین کونسلوں کو بھی طبّی سہولیات اور خدمات فراہم کر رہی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کیٹگری بی ہسپتال ہونے کے باوجود مطلوبہ سٹاف یہاں دستیاب نہیں ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرجن، سپیشلسٹ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اور کلاس فور کے علاوہ سپورٹ سٹاف کی بھی کمی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتال میں ہر کیڈر کی خالی منظور شدہ آسامیوں کی نشاندہی کی جائے، نیز کیٹگری بی ہسپتال کیلئے کن کن کیڈر کے کتنے سٹاف کی ضرورت ہوتی ہے اور ان پوسٹوں کو کب تک محکمہ خزانہ منظور کر کے محکمہ صحت کو کرے گا؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) سٹاف کے بارے میں مختصر خلاصہ اور تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔

(د) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں کل منظور شدہ مختلف کیٹگریز کے 282 آسامیاں ہیں جس میں 198 آسامیاں پر ہیں اور 84 آسامیاں خالی ہیں، مزید برآں مذکورہ ہسپتال میں منظور شدہ پر اور خالی آسامیوں کا خلاصہ بمعہ کیٹگری اور بنیادی سکیل ایوان کو فراہم کی گئی، میڈیکل افسروں کی نئی بھرتی کی

فائل چیف سیکرٹری کو برائے منظوری بھیجی جاچکی ہے، منظوری کے بعدان کی تعیناتی ہو گی اور سپیشلسٹس کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جارہی ہے۔

5735 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صحت انصاف کارڈ کی تقسیم شروع ہوچکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو صحت انصاف کارڈ کی تقسیم کب شروع ہوئی ہے اور کن کن ضلعوں میں ہوچکی ہے، نیز تقسیم کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) ہاں یہ درست ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے صحت سہولت پروگرام کے تحت صحت انصاف کارڈ تقسیم کئے ہیں۔

(ب) صحت انصاف کارڈ کی تقسیم یکم جنوری 2017 سے شروع ہوئی تھی جو کہ 31 مئی 2017 کو اختتام پزیر ہوئی، اس دوران پورے صوبے میں 14 لاکھ 81 ہزار 532 کارڈز تقسیم کئے جاچکے ہیں، یکم دسمبر 2017 سے مزید 7 لاکھ نئے اور 3 لاکھ پچھلے سال کے خاندانوں کو صحت کارڈز دیئے جائیں گے، صحت انصاف کارڈ میں غریبوں کی نشاندہی بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے غربت کے سروے کے تحت ہوئی ہے، اس سروے کے مطابق جو لوگ رجسٹرڈ ہیں، ان لوگوں کی مالی حیثیت کو ایک خاص طریقے سے ترتیب دی گئی ہے، اس طریقہ کار کو Proxy Mean Testing Score(PMT Score) کہتے ہیں، یہ PMT Score صفر سے شروع ہوتا ہے اور 100 پر ختم ہوتا ہے، صحت انصاف کارڈ جن لوگوں کو فراہم کیا جارہا ہے، ان کا 32.5 PMT Score ہے، جن کی تفصیل صحت سہولت پروگرام کی ویب سائٹ (WWW.Sehatsahulat.com.Pk) پر دستیاب ہے۔

5737 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم ٹی آئی ریفارم ایکٹ 2015 کے تحت صوبے کے بڑے ہسپتال بی او جی کی نگرانی میں کام کررہے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پشاور کی تین ہسپتالوں کے ممبرز کے نام بتائے جائیں، نیز بی او جی میں پرائیویٹ ممبران کی تقرری کا طریقہ کار بتایا جائے اور بی او جی کے زیر نگرانی تینوں ہسپتالوں کی کارکردگی میں جو بہتری آئی ہے، اس پر روشنی ڈالی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) پشاور کے تین ہسپتالوں کے بی او جی کے نام مندرجہ ذیل ہے۔

لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور:

(1) پروفیسر نوشیروان برکی چیئرمین (2) جناب شمس القیوم (3) میجر جنرل ریٹائرڈ ڈاکٹر امجد فہیم (4) ڈاکٹر عبدالباری خان (5) ڈاکٹر میاں طاہر شاہ (6) جسٹس ریٹائرڈ میاں محمد اجمل صاحب۔

خیبر تدریسی ہسپتال پشاور:

(1) ڈاکٹر فیصل سلطان چیئرمین (2) شہانہ محمود (3) شاہ جہان (4) محسن خان (5) دلروز خان (6) ڈاکٹر ندیم خاور۔

حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور:

(1) صاحبزادہ سعید چیئرمین (2) ڈاکٹر خالد خان (3) ڈاکٹر جہانزیب ملک (4) روبینہ گیلانی (5) میجر جنرل ریٹائرڈ تاج الحق (6) راشد خان۔

بورڈ آف گورنر میں ممبروں کی تقرری کیلئے صوبائی حکومت نے میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن ریفارمز ایکٹ 2015 کے تحت Search and Nomination Council قائم کی ہے، یہ کونسل سات ممبرز پر مشتمل ہے، جس کے چیئرمین صوبائی وزیر صحت ہیں، یہ کونسل امیدواروں کی اہلیت اور ان کی کارکردگی کی بنیاد پر حکومت (Cabinet) کو حتمی منظوری کیلئے سفارشات پیش کرتی ہے، حتمی منظوری کے بعد ان کی تقرری کا اعلامیہ جاری کیا جاتا ہے۔

مزید برآں ایم ٹی آئی ایکٹ کی منظوری کے بعد درجہ بالا ہسپتالوں میں 24 گھنٹے او پی ڈی کا اجراء کیا گیا ہے، جس میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی خدمات میسر ہیں، آئی بی پی شروع کی گئی ہے، جس میں انتہائی کم فیس پر مریضوں کا معائنہ کیا جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ آپریشن کی سہولت بھی میسر ہے جو کہ تقریباً نصف فیس

پر کیا جاتا ہے، پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی بنیاد پر جدید ترین مشینیں نصب کی گئی ہیں اور انتہائی ایڈوانس اور پیچیدہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، بہتر انتظامی اور مالیاتی کنٹرول کیلئے آئی ٹی کا نیا نظام کافی مفید ثابت ہو رہا ہے، بائیو میٹرک نظام کی فراہمی سے تمام سٹاف کی حاضری یقینی بنائی گئی ہے۔

5774 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر کھیل وسیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر تحصیل میں سپورٹس سٹیڈیم/ گراؤنڈ بنانے کا اعلان کیا تھا جبکہ تحصیل ڈگر PK-79 میں ابھی تک کوئی سرکاری سپورٹس سٹیڈیم/ گراؤنڈ نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے تحصیل ڈگر میں سٹیڈیم بنانے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز کب تک سپورٹس گراؤنڈ/ سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر برائے کھیل وسیاحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ تحصیل ڈگر کے کھیل کا میدان منظور ہونے کے بعد ٹینڈر ہو چکا ہے۔

(ب) تحصیل ڈگر کے کھیل کا میدان منظور ہونے کے بعد ٹینڈر ہو چکا ہے اور اس پر عملی کام کیلئے فنڈز مہیا کر دیا گیا ہے۔

5780 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوئر دیر میں لڑم ٹاپ کے مقام پر PTDC ہوٹل موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ہوٹل کب مکمل ہوا؛

(ii) مذکورہ ہوٹل کو محکمہ کے حوالے کیا گیا ہے یا نہیں، اور کب حوالے کیا گیا، نیز کیا مذکورہ ہوٹل کو لیز پر دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) ہوٹل کی تخمینہ لاگت اور عملہ تعیناتی کی تاریخ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر برائے کھیل وسیاحت): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے کہ لوئر دیر میں لڑم ٹاپ کے مقام پر PTDC ہوٹل موجود ہے۔

(ب) (i)، (ii) و (iii) کیلئے جواب (الف) ملاحظہ ہو۔

5783 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کی بڑے ہسپتالوں بشمول ضلعی و تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کیلئے سالانہ یا حسب ضرورت ادویات خریدی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادویات قانونی طریقہ کار کے مطابق خریدی جاتی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ بھر کے ہسپتالوں کیلئے سال 2008 سے تا حال خریدی گئی ادویات، اخباری اشتہار، کمپنیوں کے نام، ادویات کے فارمولے، قیمت اور اقسام کے نام کی تفصیل ضلع وار اور تحصیل وار ہسپتال، الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہر ضلعی ہسپتال کو ادویات کی مد میں ایک مخصوص فنڈ مختص ہوتا ہے، جن سے وہ اپنی ضرورت کے مطابق میڈیسن کوآرڈینیشن سیل MCC کی منظور شدہ کمپنیوں کی لسٹ اور قیمت کے مطابق خریداری کرتے ہیں، ضلع وائز صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلعی ہسپتالوں کی 2008 سے 2017 تک ادویات کی مد میں مختص فنڈ اور اخراجات کی تفصیل منسلک ہے، جہاں تک خریدی گئی ادویات کی تفصیل کا تعلق ہے تو اس کی تفصیل ہر ضلعی ہسپتال اور محکمہ صحت کے ڈائریکٹوریٹ میں قابل ملاحظہ ہے۔

5785 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ڈائیلاسز سنٹر موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سنٹر میں کتنی ڈائیلاسز مشینیں موجود ہیں، نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران کل کتنے گردے کے مریض ان سے مستفید ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہسپتال کوہاٹ میں موجود ڈائیلاسز مشینیں اور ان سے مستفید ہونے والے گردے کے مریضوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل	تعداد

1	رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد	180
2	ڈائیلاسز مشینوں کی کل تعداد	04
3	کارآمد حالت میں ڈائیلاسز مشین	03
4	سال2014کے دوران مریضوں کی کل تعداد	420
5	سال2015کے دوران مریضوں کی کل تعداد	686
6	سال2016کے درواں مریضوں کی کل تعداد	419
7	سال2017کے دوران مریضوں کی کل تعداد	329

5786 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ (PPHI)کاادارہ صوبہ بھر میں صحت کے مختلف شعبوں میں قانونی طور پر کام کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ادارے کا صوبائی حکومت سے جن شرائط کے تحت معاہدہ ہوا ہے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) (PPHI)کاادارہ صرف17اضلاع کے576بنیادی مراکز صحت میں بنیادی صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ (PPHI) صوبائی حکومت کے ساتھ باقاعدہ ایک معاہدے کے تحت 17اضلاع کے بنیادی مراکز صحت چلا رہی تھی، معاہدہ MoUاور نوٹیفیکیشن کی کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئیں۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ Leave applications آئی ہیں: جناب محب اللہ خان، جناب سردار فرید، جناب جمشید خان، حاجی انور خان، جناب افتخار علی مشوانی، جناب وجیہہ الزمان، میاں ضیاء الرحمان، الحاج ابرار حسین، الحاج صالح محمد خان، جناب سعید گل، جناب منور خان، جناب اعزازالملک، محترمہ آمنہ سردار۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The leave is granted.

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم! میرا کوئسچن تھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry. You were not here, its lapsed اور اس کا Rule یہ ہے کہ وہ تو Lapse ہو گیا ہے، د معراج بی بی مائیک آن کړئ خو کوئسچن به نه اخلم، هسې خبره اوکړه، جی، معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو، میڈم! میں ابھی آئی ہوں تو وہ کوئسچن ابھی اوپر والے سے لئے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ کا Already ہو چکا ہے۔

Ms: Meraj Humayun Khan: Anyway, thank you very much.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہو چکا تھا اور وہ نام میں نے مائیک پہ لیا تھا۔

محترمہ معراج ہمایون خان: اچھا، انصاف کارڈ کے بارے میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، مشتاق غنی صاحب! اور عنایت صاحب! یہ ذرا ان کو پلیز، ذرا آپ جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب مشتاق غنی اور جناب عنایت اللہ حزب اختلاف کے اراکین کو منانے کیلئے چلے گئے)

Madam Deputy Speaker: Honourable Senior Minister for Science & Technology and IT, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board-----

جناب عبدالکریم: میڈم! میری کال آٹینشن ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کال آٹینشنز ابھی لے رہے ہیں، ابھی لے رہے ہیں، اس کے بعد۔

جناب عبدالکریم: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ہاں، کال آٹینشنز میں لے رہی ہوں، آپ کا یہ پڑا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I on behalf of the honourable Senior Minister for Science and Technology, to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information

Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it.

(Applause)

Madam Deputy Speaker: ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 11 may stand of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 11 stand part of the Bill. Long title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister for Science and Technology, Law Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be passed?

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Senior Minister for Science and Technology move that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 14 & 15, Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once. Law Minister, please.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Madam Deputy Speaker: 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment)

Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

Madam Deputy Speaker: Call Attentions-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Okay, the last Bill, sorry I am sorry, the last Bill.

مسودہ قانون(ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کی خواتین کو مقام کار پر ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ، مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: The last Bill, item 16 & 17, Minister for Law on behalf of the Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Madam Speaker, I on behalf of the honourable Chief Minister to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khber Pakhtunkhwa, Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 7 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کی خواتین کو مقام کار پر ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ، مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

Minister for Law: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be passed.

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لائے)

(شور)

جناب فخر اعظم وزیر: No, no، اس میں میڈم! میری امنڈمنٹ شامل ہے۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplace (Amendment) Bill, 2018, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. 'Call Attention Notices': Mr. Abdul Karim Khan-----

(Pandemonium)

جناب عبدالکریم: پلیز-----

(شور)

جناب عبدالکریم: یار لږ غوندې موقع را کړئ سلیم خان!

(شور)

Madam Deputy Speaker: Abdul Karim Khan! Carry on.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب عبدالکریم: شکریہ۔ میڈم! میں وزیر برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع صوابی کا 52 percent Tobacco growing area ہے، اس طرح ٹوبیکو سیس شیئر بھی اس تناسب سے بنتا ہے، سینیئر منسٹر جناب شہرام ترکئی کی چیئرمین شپ میں ایک فیصلہ چند ماہ قبل ہوا تھا جس کے تحت محکمہ ایکسائز نے ٹوبیکو سیس کے بقایاجات کلیئر کر کے فنانس سے ریلیز کرنے تھے اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ 458 ملین بقایاجات کلیئر کر کے جس میں تاحال 110 ملین کلیئر ہوئے ہیں باقی سال 2013-14، 2014-15، 2015-16 اور 2016-17 کے بقایا ہیں۔

میډم سپیکر! زمونږ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق صاحب! آپ ذرا یہ سنیں، ان کا سنیں، جواب دیں۔

جناب عبدالکریم: میډم سپیکر! ستاسو توجه مو پکار ده، زمونږ د Tenure درې میاشتې پاتې دی، دې وخت سره زما د ضلعې د ټوبیکو سیس موجوده د فنانس ریکارډ نن نه دوه ورځې مخکښې 403 ملین بقایا دی چې هغه به مونږه د صوابۍ په خلقو باندې خرچ کوؤ، میډم! دا هغه فنډ نه دے چې مونږ ته به ډائریکټیو پکار وی، دا زما د صوابۍ د کاشتکارانو پیسې دی، دا زما د صوابۍ د زمیندارو پیسې دی، ستاسو د دې موجوده کیبنټ سینئر منسټر شهرام خان په ډائریکټیو چې د کمیټۍ هغوی چیئرمین وو، میډم! زما تاسو نه دا درخواست دے، د شهرام خان په خله خو اونشوه خو توکل کوؤ چې زمونږ د سپیکر صاحب په چیئرمین شپ کښې یو سپیشل کمیټی جوړه کړئ چې دا 403 ملین روپئ زمونږ د صوابۍ د خلقو پکار راشی او ریلیز شی، زما تاسو نه دا ریکویسټ دے چې دا سپیکر صاحب پکښې چیئر مین کړو، هغه د دې کمیټۍ مشر کړئ او Date ورکړئ، Specific date ورکړئ چې په هفته کښې دننه دننه د دې جواب راشی، ډیره مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، Karim Khan! You are right، اس پہ ہم ایک کمیٹی کا وہ دیتے ہیں اور سپیکر صاحب کی پھر مرضی ہے کیونکہ وہ Under the Chairmanship of the Speaker خود صوابی بھی سے ہیں تو صوابی سے وہ-----

جناب محمود جان: میډم سپیکر! زما هم یو ډیره اهم ایشو ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہ دې باندې ؟

جناب محمود جان: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان: تهینک یو، میډم! څنګه چې زمونږ کریم خان ورور اووئیل چې د دوئ د صوابئ د چقندرو خبره ده، دغه رنګ زما د پیښور د چارسدې او د مردان د عوامو د ګنو مسئله ده، چې څنګه د دوئ د پاره کمیټئ جوړیږی نو هم دغه رنګ کمیټئ کښې د د ګنو هم دا شے حساب کړی چې د سیس پیسې دوئ غواړی نو دغه رنګ دا پیسې زمونږ د خپل ډسټرکټ پیښور، مردان او د چارسدې د عوامو حق غواړمه چې دا د هم زما په دې خلقو باندې اولګولې شی او دا زمیندارو سره د زیاتې نه کیږی، نو مهربانی اوکړئ چې دا هم دیکښې شامل کړئ جی-----

(شور)

جناب محمود جان: نہیں جی، وہ چقندر کی بات کر رہے ہیں تو میں گنے کی کی بات کر رہا ہوں، ٹو بیکو-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، محمود جان صاحب! مجھے جو اپنے ایڈوائزرز وہ دے رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ والا جو کیس ہے، Already یہ فوڈ کی سٹینڈنگ کمیٹی ڈسکس کر رہی ہے، آپ والا تو یہ الگ ہے۔

جناب محمود جان: میډم! فوډ والا، یو منټ، دوئ خو ئې ډسکس کوی، دا خبره ټهیک ده جی خو تقریباً دوه میاشتې اوشوې جی، کرشنګ سیزن ختمیدونکے دے او دا کمیټی به په دې خبره کله کوی، په دې باندې سپیکر صاحب رولنګ هم ورکړے دے، Implementation پرې نه کیږی، نو مهربانی اوکړئ چې څنګه د دې د پاره تاسو یو سپیشل کمیټی جوړوئ او پینځه ورځو کښې ئې راغواړئ، دغه رنګ یو سپیشل کمیټی د ګنو د پاره هم جوړه کړئ او پینځه ورځو کښې ئې رااوغواړئ، دا به زیاتې وی چې د سپیکر صاحب خپله حلقه ده، د هغې د پاره به کمیټی جوړیږی او کسان راغوښتې کیږی او زمونږ خوک سپیکر یا دغه نشته او هغه خبره به نه کیږی، نو لهذا په دغه باندې تاسو ایکشن واخلئ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب! اودریږه، دا عنایت، بیا I will comeback محمود جان! ستا د خبرې هغې کښې جواب د رکوم۔ جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مجھے اگر ایک منٹ دیں گے، میں وہی بات کرنا چاہتا ہوں، ایک تو میں اپوزیشن کے دوستوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے اور مشتاق غنی صاحب کے Delegation کے اوپر Positive respond کیا، ہمارے درمیان ایک Understanding بنی ہے اور اس پہ وہ آئے ہیں، یہ جو Rule 48 کے تحت بابک صاحب نے نوٹس دیا تھا، وہ اس کو Withdraw کریں گے اور جو Standing Committee on Administration ہے، کیونکہ وہ Relevant Standing Committee ہے، اس کو ریفر کیا جائے گا، یہ کوئسچن وہاں ڈسکس ہوگا۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Standing Committee on Administration.

سینیئر وزیر (بلدیات): Standing Committee on Administration، یہ Relevant Committee ہے اس کی۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): دوسری یہ، میڈم! آپ Decide کرے گی کہ ایک ٹائم فریم کے اندر اندر اس کے اوپر ڈسکشن ہو اور وہ رپورٹ اسمبلی کے اندر آجائے اور جو دوسری بات محمود جان صاحب نے اٹھائی ہے، اس پہ میری گزارش یہ رہے گی کہ۔۔۔۔

جناب محمود جان: میڈم!۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود جان! پلیز، ستا د خبرې جواب د رکوی عنایت صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میری گزارش ہے کہ چونکہ کریم خان صاحب کی جو کال آٹینشن نوٹس ہے، وہ ریکارڈ پہ موجود ہے، اسلئے وہ اس پہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ سپیکر صاحب کی قیادت میں اس کیلئے ایک کمیٹی بنا دی جائے، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ ٹریژری بنچز کا ممبر ہے، کل آپ اس کو ایمر جنسی کے طور پہ لے لیں، کل کال آٹینشن نوٹس لے آئیں یا ایڈ جرنمنٹ موشن لے آئیں اور حکومت کو تھوڑا اتنا موقع دیں کہ حکومت اس پہ ان کو Respond کر سکے، Financial matter ہے، اسلئے میں ان سے یہ ریکویسٹ

کروں گا کہ وہ کوئی Written چیز لے آئیں تاکہ حکومت اس پہ Respond کر سکے، کیونکہ مجھے لگتا ہے یہ دونوں Different matters ہیں اور Different areas ہیں، اسلئے آپ بے شک اس کیلئے بھی کمیٹی بنا دیں، یہ محمود جان صاحب کا بنیادی حق ہے، بے شک اس کیلئے بھی کمیٹی بنا دیں لیکن میری Contention یہ ہے کہ اس پہ کوئی Written وہ لے آئیں، حکومت کا Response آجائے گا، اگر حکومت کے Response سے وہ کل مطمئن نہیں ہوئے تو آپ ایمر جنسی بنیادوں پر اس کو لے لیں اور پھر وہ بھی کسی متعلقہ کمیٹی کو ریفر کریں، اس حوالے سے یہ میری تجویز ہے۔

Madam Deputy Speaker: You are hundred percent right.

جناب محمود جان: میڈم! زہ دا وایم۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یو منٹ، You are hundred percent right, Inayat Sahib! You are hundred percent right کیونکہ میں بھی ابھی سوچ رہی تھی کہ ٹوبیکو اور یہ Totally different issues ہیں، علاقے بھی Different ہیں، کاشت بھی Different ہے تو اس کیلئے تو ٹھیک ہے، یہ کریم خان کا تو سپیکر صاحب کے Under ہے، محمود جان والا پوائنٹ بھی بہت Valid ہے، انہوں نے دو تین دفعہ اٹھایا ہے لیکن مجھے اپنے سیکرٹریز کہہ رہے ہیں کہ Because اگر ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے Already تو دوسری ہم اس وقت نہیں بنا سکتے، For anyway۔۔۔۔۔

جناب محمود جان: میڈم!۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: For anyway, let me finish, anyway.

(Pandemonium)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس وقت دوسری نہیں بنائی، جیسے عنایت صاحب نے کہا ہے، آپ کل لے آئیں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے محمود جان! اس طرح ہے کہ آپ کا جو ہے فوڈ کا، پلیز، قلندر صاحب! آپ ذرا اس پہ مجھے Response دے دیں فوڈ والا، کیونکہ ایک کمیٹی ہے لیکن وہ ٹائم فریم مانگتے ہیں نا، Mehmood Jan and he is very right.

(شور)

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر! یہ اس کا سوال بھی لائے تھے محمود جان خان اور اس کے بعد پھر انہوں نے کال آٹینشن بھی لائی ہے، ان کو تین چار دفعہ میں فلور آف دی ہاؤس جواب بھی دے چکا ہوں، جو نوٹیفیکیشن گورنمنٹ کا ہے، وہ ہمارے صوبے KPK کا ہی نہیں ہے بلکہ پنجاب کا بھی وہی ہے اور سندھ کا بھی وہی ہے، 180 روپے اور 175 روپے ہیں، ہماری Rate fixed ہے، وہی ریٹ ہے، وہی نوٹیفیکیشن ہے اور کورٹ نے بھی یہی آرڈرز کر دیئے ہیں، اب اس وقت جو مسئلہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ پنجاب والے روڈ پہ ہیں، سندھ والے روڈ پہ ہیں، ان کے وزیر اعلیٰ کتنے Tense میں ہیں، ہمارے صوبے اور لوگوں کی روایت اچھی ہے، ہمارے Growers اچھے ہیں، ملز مالکان سے بھی میں نے یہی کہا کہ آپ کا 180 روپے جو ریٹ ہے، آپ نے یہی Payment کرنی ہے، ہم اس پر کوئی Compromise نہیں کرتے، ہم Growers کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن میں یہ چاہ رہا ہوں، گورنمنٹ یہ چاہ رہی ہے، کیونکہ ہم شوگر ملز مالکان کو سبسڈی بھی نہیں دیتے، دوسرے صوبوں میں ان کو سبسڈی بھی مل رہی ہے، وہ ایکسپورٹ بھی کر رہے ہیں، ان کو وہ بھی اجازت نہیں دیتے شوگر کی، یہ ساری چیزیں، ادھر سے بھی ہماری سختی ہے کیونکہ ہمارا صوبہ اس قابل نہیں ہے، ہمارے پاس Financial اتنے نہیں ہیں کہ ہم ان کو سبسڈی بھی دیں، اسلئے ہم نے ان کو کہا ہے کہ نہیں آپ نے ایک وسیع، اور ہم اس کو واچ بھی کر رہے ہیں اور اس پر ہم سختی سے اور کورٹ نے بھی دے دیا ہے کہ وہ یہی Payment کریں گے ان شاءاللہ، یہ ابھی نوٹیفیکیشن ہے، بالکل نوٹیفیکیشن کے Against وہ جا ہی نہیں سکتے، Growers کا، میرا جو انٹرسٹ ہے یا گورنمنٹ کا جو انٹرسٹ ہے یا ڈیپارٹمنٹ کا جو انٹرسٹ ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارا گنا ان کے پاس چلا جائے، Weight ان کے پاس چلی جائے، یہی گنا کھیتوں سے نکل جائے، یہ چونکہ زمین خالی ہو جائے گی، وہاں ہماری گندم بوائی کا وقت گزر رہا ہے، وہاں یہ ہو جائے اور یہ ہمارے Growers کے بڑے فائدے میں ہے، یہ دیتے ہیں ان کو، وہ اپنا گنا ان پر بیچتے ہیں، گنا وہ لے لیں، اس کے بعد وہ انکار ہی نہیں کر سکتے، نوٹیفیکیشن ہے 180 روپے کا، کورٹ کا آرڈر ہے 180 روپے کا، وہ کس طرح نہیں دیں گے لیکن اس وقت ہم ان پر، اس وقت وہ کرتے ہیں، ہم نے ان کو یہی کہا ہے اور وہ ہمارے پاس بغیر میرے Respectable Mehmood Jan کے کسی کو کوئی Written ابھی تک کسی نے Complaint

نہیں کی، ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ دیکھیں ایگریکلچرل کا ڈی جی اور انڈسٹری کا ڈائریکٹر، اس کے بعد Growers کا نمائندہ، اس کے بعد شوگر ملز مالکان کا نمائندہ، یہ سب بیٹھتے ہیں اور Indicative price مقرر کرتے ہیں، یہ سب اس Price پر ہمارے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اور کین کمشنر جو ہیں، وہ فوڈ ڈائریکٹر ہیں، وہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہر ڈسٹرکٹ میں ڈپٹی کین کمشنر ہے، یہ سب لوگ ہمارے پاس On page ہیں، ان کے ساتھ تھوڑا سا جو مسئلہ رہا ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے Growers، کسانوں کا جو گنا ہے، یہ فیلڈ میں نہ رہ جائے، زمینوں میں نہ رہ جائے اور ہمارا بالکل کوئی بھی Compromise نہیں ہے، کورٹ بھی ان کے خلاف فیصلہ دے چکا ہے، ہمارا نوٹیفیکیشن بھی 180 روپے ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ نہیں کریں گے لیکن اگر ابھی اس کو، جیسے ہم پنجاب میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے سندھ میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں 135 پر ہے، 145 پر ہے، ڈیڑھ سو پر ہے، وہ لوگ دے رہے ہیں، ہم نے ابھی ڈی آئی خان والوں کو بھی یہی کہا ہے کہ وہ بھی گنا دے رہے ہیں، اسلئے کہ یہ گنا جب ان کے پاس چلا جائے گا، پھر اس کے ساتھ ہم نے ان کو 180 روپے کا نوٹیفیکیشن کیا ہے، یہی ان سے اب Payment لگوانی ہے اپنے Growers کو ان شاء اللہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قلندر صاحب! تا تہ راخم یو منٹ۔

وزیر خوراک: اچھا، دوسری اس سے بڑی بات۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، قلندر صاحب تھینک یو۔

وزیر خوراک: دوسری بات، ایک منٹ، وہ اس سے ہٹ کر میڈم سپیکر! کہ اس کی ذمہ داری سپیکر صاحب نے لے لی ہے، اس دن سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ میں اس کو چیئر کروں گا، میں ہیڈ کروں گا، میں اس کا انتظار کر رہا ہوں کہ کب وہ چیئر کرتے ہیں اور کب ہمیں بلاتے ہیں، اس میں ہم ملز مالکان کو بھی بلاتے ہیں، چونکہ یہ ایک Verdict ان کا آ گیا ہے، اس کا میں Guess کر نہیں سکتا، میری ریکویسٹ ہے کہ وہ کچھ ٹائم ہمیں دیں، ہم Growers کو بلا لیتے ہیں، ملز مالکان کو بلا لیتے ہیں اور ساری باتیں محمود جان کے سامنے ان شاءاللہ دوبارہ ڈسکس کریں گے، دو تین دفعہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ چیز ڈسکس ہو چکی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب! میں Just play neutral، میں اس وقت Neutral بات کرتی ہوں، بالکل 180 روپے پر نہیں لے رہے، نمبر ون، زمینداروں نے Already گنے کاٹ دیئے، وہ گندم، میں مردان سے ہوں، اسلئے مجھے پتہ ہے کہ وہ زمینوں سے کاٹ لئے کیونکہ وہاں گندم کی کاشت لیٹ ہو رہی ہے تو یہ I don't know کہ کمیٹی کر رہی ہے تو کہاں جائیں؟ جی محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان: تھینک یو، میڈم سپیکر! قلندر لودھی صاحب نے کہا کہ کوئی Application نہیں آئی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمود جان: کوئی Application نہیں آئی تو میں ایک Responsible بندہ ہوں، میں ایک Responsible بندہ ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس ٹھیک ہے، آپ ایک Application۔۔۔۔۔

جناب محمود جان: میں Elected MPA ہوں، میں نے Written دے دیا، میڈم! ابھی تک جو لوگوں کو Payment کی گئی ہے، 150 پہ ہو رہی ہے ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل آپ Written پہ لے آئیں نا، Writing میں، باچا صاحب!

(شور)

جناب عبدالکریم: میڈم! یہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کی کمیٹی بن گئی ہے نا، اوکے، یہ کمیٹی ذرا میں Announce کروں کریم شاہ!۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ میں ہاؤس کو ذرا Put کرتی ہوں کریم خان کا، I announce herewith the Special Committee under the Chairmanship of Asad Qaisar Sahib,

Speaker of the Assembly for Tobacco issues and to reports or submit the report to the House within a month. Members of Special Committee will be constituted by the honourable Members، ہاؤس Agree کرتا ہے اس کمیٹی کو؟

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کمیٹی کو Agree کرتا ہے تو 'Yes' کہیں نا؟

اراکین: جی ہاں۔

سید محمد علی شاہ: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، باچا صاحب! پھر آپ کے پاس آتی ہوں۔

ایک رکن: Ten days۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Ten days تو بہت کم ہیں، Two weeks میں کرتی ہوں، ابھی سینیٹ کا الیکشن بھی ہے، Two weeks okay، Two weeks ہو گیا۔ جی باچا صاحب!

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، میډم سپیکر! لږه توجه غواړم-----

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی، باچا صاحب!

سید محمد علی شاہ: میډم! زمونږ د درګئ-----

(شور)

Madam Deputy Speaker: Order in the House please. Ji Bacha! Carry on.

سید محمد علی شاہ: درګئ کښې چې کوم یو ټمبر ډپو په 1986 کښې Establish شوے وو، دا نوټیفیکیشن ما سره دے، د کوهستان نه چې به کوم ټمبر راتلو، هغه به درګئ ته راتلو، د تیرو شپږو میاشتو نه هغه ټمبر مارکیټ، هغه ټمبر ډپو بند پروت دے او په زرګونو مزدوران پکښې بې روزګاره شو، میډم سپیکر! په کروړونو روپۍ انکم به ګورنمنټ ته راتلو، هغه ختم شو، دیکښې چې کوم ډسټری بیوشن به کیدو، هغه به د درګئ نه کیدو او میډم سپیکر! سیکرټری پکښې

دا دی لیټرز ما سره دی، هیډ کوارټر ته ئې پکښې لیټرز کړی دی، خپل چیف کنزرویټر ته ئې پکښې لیټرز کړی دی، ډی ایف او پکښې لیټرز کړی دی خو چې څو پورې-----

(شور)

<u>سید محمد علی شاہ:</u> میډم! لږه توجه غواړم-----

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, carry on, carry on.

<u>سید محمد علی شاہ:</u> په In writing کښې اوسه پورې یو نوټیفیکیشن هم نشته، نه په In writing کښې څه شته چې دا ډپو د بند شی خو د تیرو شپږو میاشتو نه دا ډپو بند دے، چې سیکرټری له څو نو هغه وائی چې زه ترې نه یم خبر، چې ډی ایف او سره ملاویږو نو هغه ترې نه دے خبر، ګورنمنټ ترې نه دے خبر، نو زما Kindly دا د ټول ملاکنډ ډویژن مسئله ده-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> پلیز،اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں اور لاء منسٹر اس کا جواب دے گا، لاء منسٹر۔

<u>سید محمد علی شاہ:</u> عنایت الله خان به جواب را کړی جی-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ښوک، اوکے عنایت الله صاحب۔

<u>سید محمد علی شاہ:</u> دا د ټول ډویژن مسئله ده میډم سپیکر۔

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> میڈم! ویسے میں بھی ان کا Concern share کرتا ہوں کیونکہ میں بھی اس ڈویژن سے تعلق رکھنے والا ہوں اور میں Frankly وہ تو نہیں کروں گا کہ مجھے کسی چیز کا پتہ نہ ہو اور میں Respond کروں، میرے پاس معلومات کی کمی ہے، اگر مجھے موقع دیں گے تو میں Information collect کرکے Proper جواب ان کو دوں گا اور اگر یہ Situation ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جوائنٹ وہ ہے، ہم سب اس Concern کو شیئر کرتے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے جتنے لوگ ہیں لیکن Let me take the viewpoint of Environment Department, Forest Department اگر وہ چاہتے ہیں تو میں فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کو انفارمیشن دوں گا اور اگر Privately چاہتے ہیں تو اب میں پرائیویٹ ہی دوں گا، I will get back Insha Allah tomorrow in the Assembly

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے، باچا I think کہ یہ ان کا جواب بہت Valid ہے کیونکہ اس طرح یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ آ گیا تو اگر آپ Writing میں دے دیں تو ان کا پوائنٹ بہت Valid ہے، جواب جو ہے۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: جی جی، کل جواب دے دیں مگر کل Kindly منسٹر صاحب! اگر اسمبلی کے فلور پر ہمیں جواب دے دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، عنایت اللہ صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): میں خود Information collect کر کے، ٹھیک ہے کل ان شاءاللہ۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: کل دے دیں۔

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! میں بھی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! شیراز صاحب، تاسو نہ مخکښې، جی، شیراز صاحب۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، میڈم سپیکر! میں سب سے پہلے۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: واپس راځم تاسو ته، د شیراز صاحب وخت دے۔

جناب محمد شیراز: شکریہ، میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم! میں پوائنٹ آف آرڈر پر۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Please you sitdown, I am coming back to you, Sheeraz Sahib!

جناب محمد شیراز: شکریہ، میڈم سپیکر! جس طرح میڈم! آپ نے کمیٹی ٹوبیکو سیس پر بنائی ہے، اس میں ایک تو جو ممبران اسمبلی صوابی سے تعلق رکھتے ہیں، ان سب کو اس کمیٹی میں، کم از کم یہ شکریہ ادا کر دوں کہ آپ نے شارٹ ٹائم جو دو ہفتے دیا کہ اس کے ساتھ ہائیڈل پرافٹ پر جو صوابی کا ہمارا Due ہے، اس کو بھی

اس کمیٹی میں شامل کیا جائے تاکہ اس کا بھی فیصلہ سپیکر صاحب کے چیئر کے ساتھ ہو جائے تو یہ اچھا رہے گا۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کس کو شامل کریں؟

جناب محمد شیراز: ہائیڈل پرافٹ، نیٹ ہائیڈل پرافٹ جو ہے، نیٹ ہائیڈل پرافٹ۔

Madam Deputy Speaker: Please for goodness sake, what are you doing today?

اب ہائیڈل کا کہاں ہے، ٹوبیکو کہاں ہے، گنا کہاں ہے؟ ساروں کا Mixup نہ کریں، ہائیڈل پر ہو گا لیکن الگ ہو گا، ٹوبیکو سیس کی بن گئی ہے، جی جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر! میں آپ کے توسط سے دونوں وزراء تعلیم کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب! ستاسو او د مشتاق صاحب اٹینشن غواړی۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! صوبائی حکومت نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ ٹیچرز کو بھرتی کرنے کیلئے پروفیشنل کوالیفیکیشن کی شرط ختم کی گئی تھی اور اس میں جو بھی لوگ ہیں ماسٹر لیول کے، وہ لوگ اگر اس میں اپلائی کر سکتے ہیں، ابھی وہ ٹھیک ہے، پشتو کیلئے انہوں نے ایس ایس ٹیز کی ایڈورٹائزمنٹ کی ہے اور اس میں دوبارہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلطی سے ہوا ہے، اس میں ان کیلئے پروفیشنل کوالیفیکشن رکھی گئی ہے، نو دا دہ چې په یو کوټه کښې اوړې او ژمې نه کیږی، ایک یہ کہ اس کی وضاحت منسٹر ایلیمنٹری ایجوکیشن فرمائیں۔ دوسری بات میڈم سپیکر! بہت سیریس ہے، And that about the Public Service Commission کہ ان کے پرچے ٹی ایم اوز کے جو امتحان ہوئے ہیں 31 جنوری کو، پورے سوشل میڈیا، پرنٹ، الیکٹرانک میڈیا پر اس کی جو چیزیں آئی ہیں اور وہاں پر جو امیدوار متاثر ہوئے ہیں، کیونکہ وہاں سے Whatsapp پر موبائل سے، اندر جانے کی اجازت دیکر Examination Hall سے پیپرز آؤٹ ہوئے ہیں اور جو ذہین مستحق لوگ تھے، ان کی حق تلفی ہوئی ہے، اسی طرح این ٹی ایس میں بونیر میں یہ واقعہ ہوا ہے، وہاں پر بھی پیپر آؤٹ ہوا ہے تو میرا مطالبہ ہو گا اس فلور پر اور آپ سے میری گزارش ہو گی کہ اس چیز کی مکمل انکوائری کی جائے اور اگر پبلک سروس کمیشن جیسے ادارے کے خلاف بھی اس طرح کے الزامات

آتے ہیں اور اگر وہ True ثابت ہوتے ہیں تو بہت بڑی میرے خیال میں میرٹ کی دھجیاں اڑ رہی ہیں، ان دونوں پوائنٹس میں متعلقہ منسٹر ہائر ایجوکیشن، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ان کا مجھے جواب چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب! یہ Respond کریں پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ممبر صاحب نے جو کہا ہے پروفیشنل کوالیفیکشن کا، وہ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ باقی سارے ہم نے Abolish کر دیئے ہیں لیکن Specifically اگر یہ پشتو کیلئے رکھا گیا ہے تو یہ میں پتہ کر لوں گا کہ یہ پہلی دفعہ میں نے آپ سے، یہ ابھی مجھے پتہ چلا ہے، مجھے پتہ نہیں تھا اس کا، میں آج پتہ کر لیتا ہوں کہ اگر باقیوں کیلئے ہے تو اس کیلئے کیوں نہیں ہے؟ تو ایک ہی سسٹم ہو گا، یہ بات آپ کی ٹھیک ہے کہ اگر باقیوں کیلئے نہیں ہے تو اس کیلئے بھی نہیں ہونا چاہیئے، آج میں پتہ کر لوں گا ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، لاء منسٹر! پلیز۔

سینیٹ الیکشن کے انعقاد کیلئے اسمبلی چیمبر استعمال کرنے کی اجازت

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر! میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 240 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ 245 کو معطل کیا جائے اور اسمبلی چیمبر کو 3 مارچ 2018 کو سینیٹ الیکشن کے سلسلے میں بطور پولنگ اسٹیشن استعمال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

(شور)

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا دے څه وائی؟ دې فخر اعظم خو زه ډیره۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یو منټ، یو منټ، زه دا Put کوم نو، میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 240 کے تحت تحریک پیش کرتی ہوں کہ قاعدہ 245 کو معطل کیا جائے اور اسمبلی چیمبر کو 3 مارچ۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that rule 245, may be suspended under rule 240, to allow Senate Election in the Assembly Chamber? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Rule 245 is suspended under rule 240 and allowed the Senate Election in the Assembly Chamber of Khyber Pakhtunkhwa. Ji Inayat Sahib!

رسمی کارروائی

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میں یہ بات ہاؤس کو Repeat کروں گا کہ اس Commitment پر ہم ان کو لے آئے ہیں کہ اس کو کُسچن کو سٹینڈنگ کمیٹی آن ایڈمنسٹریشن کو ریفر کیا جائے، یہ جو فخرِ اعظم وزیر صاحب کا احتساب کے حوالے سے کو ئسچن تھا، دیکھیں جو میں سمجھتا ہوں، یہ اس حکومت کا ایک فلیگ شپ، ایک لحاظ سے آپ سمجھیں کہ ایک پراجیکٹ تھا اور اس کے اندر کوئی پرابلمز آئے ہیں، میرے خیال میں یہ اس حکومت کے حق میں بھی ہے کہ کمیٹی کے اندر جا کے اس کو Thrashout کیا جائے اور اس کے اندر جو Difficulties اور مشکلات ہیں، وہ بھی ممبران کے ساتھ شیئر کئے جائیں، تو میرے خیال میں اس میں حکومت کا کوئی نقصان نہیں ہے، اسلئے اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اوکے، لیکن اس میں یہ ہو گا کہ بابک صاحب نے Already-----

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: میڈم سپیکر!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، عنایت صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: یہ سلیکٹ کمیٹی میں، سلیکٹ کمیٹی میں بھی کوئی برائی نہیں ہے، یعنی میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، اس پر اگر کوئی ڈیبیٹ اور غور و فکر ہو تو یہ حکومت کیلئے نیک نامی کا باعث بنے گا، اس پر کو ئسچنز لوگ Raise کرتے ہیں، حکومت کو ایک موقع ملے گا، ایک پلیٹ فارم ملے گا کہ جس کے اندر حکومت Properly اسمبلی کے ممبران کو، پارلیمنٹری لیڈرز کو بریف کر سکیں اور جو Difficulties ہیں، ان Difficulties کو Jointly دیکھ کر Thrashout کریں اور اس-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، عنایت صاحب! لیکن اس میں دو چیزیں اب میں کہتی ہوں، ایک تو انہوں نے اس پر ڈیبیٹ کیلئے نوٹس دیا ہے، تو ڈیبیٹ پھر Withdraw کریں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میڈم! وہ Withdraw کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Let me complete, I haven't completed it، ایک تو وہ Withdraw ہو گا، نمبر ون۔ نمبر ٹو یہ جو ہے سلیکٹ کمیٹی کے پاس نہیں جائے گا، یہ سپیشل کمیٹی کے پاس، سلیکٹ کمیٹی کے پاس صرف بلز جاتے ہیں تو یہ سپیشل کمیٹی کے پاس جائے گا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، اوکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بابک صاحب!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! And then you، بابک صاحب، کے بعد آپ کو ٹائم دیتی ہوں۔

جناب سردار حسین: ستاسو شکریه ادا کوم، د عنایت الله خان هم شکریه ادا کوم چې سپیشل کمیټی تاسو د هغې د پاره Constitute کړه، شکریه ادا کوم خو چې کوم نوټس ما ورکړے دے، میډم! ظاهره خبره ده، په هغه کمیټئ کښې به ټول هاؤس نه کښیني، دا خو د مفاد عامه یوه دومره لویه مسئله ده چې مونږ غواړو، زمونږ خواهش دا دے چې مونږ په هاؤس کښې هم په هغې باندې ډیبیټ اوکړو، ټول ممبران د په هغې کښې Participation اوکړی او چې میډیا ته هم پته اولګی، د حکومت Response هم را شی----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دواړه یو ځائے کیدې شی۔

جناب سردار حسین: نه جی، نه میډم! دا ډیر اهم دے، دا ډیر اهم دے، یوه- دویمه خبره میډم! دا----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی! میں آپ کو ٹائم دیتی ہوں، Let him finish۔

جناب سردار حسین: ستاسو نوټس کښې دویمه خبره راوستل غواړم دا آئټم نمبر باره، په آئټم نمبر باره کښې د آنریبل ایم پی اے صاحب امنډمنټ وو، هغه بلډوز شو، دویمه نن تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړو، د یو طرف نه جواب راغلو 'Yes'

د بل طرف نه جواب راغلو 'No' او مونږ ریکویسټ اوکړو چې کاؤنټنګ اوکړئ، آیا دا کوم خلق چې ستاسو مخې ته ناست دی، بیا د دوئ ذمه داری نه جوړیږی، تاسو له چټ درکړی چې تاسو کاؤنټنګ اوکړئ، زه خو وایم چې دا کھلاؤ خلاف ورزی اوشوه، دا رولز مونږ 'No' وئیلی دی، پکار خو دا وه چې کاؤنټنګ شوے وے، تاسو کاؤنټنګ اونکړو او تاسو اووئیل بل پاس شو نو څنګه پاس شو؟ په هغې مونږ پوهه کړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر پلیز!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میڈم سپیکر صاحبہ! معذرت سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ آئٹم جس وقت یہاں پر Present تو ہو گیا تھا Introduce، اس وقت تو یہ تھے بھی نہیں، آئٹم نمبر سترہ میں انہوں نے 'No' کیا ہے، وہ تو Harassment of Women Protection Act کے حوالے سے تھا، تو اسلئے یہ ان کو غلط فہمی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، جی عنایت صاحب! اب آپ Decide اس طرح کریں، میں نے تو اپنے، اس میں یہ ہے۔

سینئر وزیر (بلدیات): میں اس حوالے سے بابک صاحب کو ریکویسٹ کروں گا، ظاہر ہے کہ ادھر ہماری ڈسکشن ہوئی ہے، میں ان کو ریکویسٹ کروں گا کہ فی الحال وہ یہ نوٹس اسلئے Withdraw کریں کہ Doubling ہو جائے گی، میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ (مداخلت) نہیں، میں تجویز دے رہا ہوں، میں تجویز دے رہا ہوں کہ کمیٹی کے اندر جب وہ ڈسکشن ہو گی اور اس کی رپورٹ آئے گی تو اس رپورٹ کے اوپر پھر آپ ڈسکشن کریں، یہ بہتر رہے گا، اگر آپ کو کوئی پرابلم ہو، کسی اور کو تو کوئی ممبر اٹھ کر اس کمیٹی کی Recommendations کے اوپر، اس کے Findings کے اوپر پھر ڈسکشن کرے، اسلئے بہتر یہ رہے گا، تھوڑا سا Sequence میں ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او هغې له راځم، اچھا، جی، انیسہ بی بی!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو، میڈم! یہ بنیادی طور پر ایک بڑا Simple سا Matter ہے جس کو ہم خواہ مخواہ Complex کر رہے ہیں، اس پر فخر اعظم صاحب کی وجہ سے ہاؤس نے واک آؤٹ کیا، منسٹر ز صاحبان آئے، انہوں نے اس بات پر کی کہ اوکے ہم یہ کوسچن ہاؤس کو جو کہ ایک کمیٹی ہے On Administration جس کے ساتھ تعلق ہے، اس کو ریفر کر دیں، بابک صاحب نے جو کوسچن کیا ہے، اس کی ایک Separate وہ ہے، ان لوگوں کے ساتھ یہ نہیں ہے کہ کوئی ایک ہو سکتا ہے اور دوسرا نہیں ہو سکتا، وہ اگر نوٹس دیں کسی بھی Starred Question پہ تو اس پر بحث کیلئے ٹائم مقرر کیا جا سکتا ہے، آپ اس چیز سے قطع نظر، ڈیبیٹ ایک علیحدہ چیز ہے، اس ایشو پہ ہاؤس کی اور ایڈ منسٹریشن کمیٹی اگر اس پہ بیٹھ کے تمام واقعات، جو افسران ہیں، ان کو سامنے لائیں، ان کے کنٹریکٹ دیکھیں، رولز کو دیکھیں کہ کیا وجہ ہے کہ Acting کیوں نہیں ہوا جبکہ Mandatory ہے 120 دن میں اور تیسرا جو پوائنٹ بابک صاحب نے اٹھایا، میڈم! وہ بھی بہت ضروری ہے، میں ریکارڈ پہ لانا چاہتی ہوں کہ جب کسی بھی بل میں، یعنی وہ Woman Harassment کا ہے یا کسی اور کا، اگر ہاؤس میں اونچی آواز 'No' کی آ جائے تو چیئر کو یہ ضرور طے کرنا پڑتا ہے کہ کس کی Strength زیادہ ہے، اس کیلئے آسان طریقہ ہے کہ آپ اسی وقت کاؤنٹ کروا لیتے ہیں، بس Simple سی چیز ہے، تو یہ چیز زبردستی نہیں ہوتی کیونکہ اس کے بعد بڑے Negative repercussion ہوتے ہیں اور خدانخواستہ چیئر کے اوپر جو ہے وہ تھوڑی Discredit ہوتی ہے، تو میں یہ کہتی ہوں کہ آپ چونکہ اتنے اچھے طریقے سے کوشش کر رہی ہیں کہ دونوں ہاؤس کو، سائیڈز کو بیلنس طریقے سے چلائیں تو یہ ٹیکنکل چیز جو ہے نہیں ہونی چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی! Actual یہ ہوا تھا کہ جس وقت ان کا کوسچن تھا، اس وقت آپ لوگ نہیں تھے، یہ دوسرا تھا، اس پر کوسچن ہی نہیں تھا کسی کا، Like that was جو Harassment کا ہے، وہ تو Totally different issue تھا، جس وقت آپ لوگ آئے، Anyway، اچھا اب میں آپ کا Thank you very much for educating us, thank you، نہیں (مداخلت) very much، میں Really آپ کی شکر گزار ہوں، میں ایک بات اب کہنا چاہتی ہوں کہ یہ دو چیزیں اب آپ نے Decide کرنی ہیں ہاؤس نے، یہ جو بابک صاحب نے دیا ہے For debate and plus

جو ہے جو عنایت صاحب Suggest کر رہے ہیں، Committee but not Select, Special Committee، ان دو میں آپ نے Decide کرنا ہے، اس میں سے ایک ہونا ہے، I am going to read rule 4. "There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion"، تو اس دو میں سے آپ نے ایک کرنا ہے۔

جناب سردار حسین: کونسا Rule ہے یہ؟

Madam Deputy Speaker: Rule 48 (4).

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: (4) 48 کہتا ہے: "There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion"، یہ اس سے Bar نہیں کر سکتا کہ آپ دونوں چیزوں کو کریں، یہ اس ڈسکشن کے حوالے سے کہہ رہا ہے کہ اگر Allow کریں آپ، (4) Rule 48 کے تحت نوٹس دیں، اس میں وہ کہتے ہیں کہ آخر میں وہ ڈیبیٹ ہو جائے گی، Formal conclusion یا کوئی ووٹنگ نہیں ہو گی اس میں کہ کیا طے ہوا، کیا نہیں؟ یہ اس کے حوالے سے ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی جی، اور میں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ نوٹس دینا کسی بھی Starred Question کے اوپر ایک ممبر کا Prerogative ہے، چاہے تو وہ ابھی ہاؤس کے بعد دیں، کل دیں، اس میں دو Clear dates کا نوٹس دینا پڑتا ہے کہ میں اس نوٹس پہ آپ کو اس کوسچن پہ نوٹس دے رہا ہوں For debate، ابھی بات یہ ہے جو سینیئر منسٹر صاحب نے طے کی ہے، نہ کسی سپیشل کمیٹی کی ضرورت ہے، نہ اس کو آپ ایڈمنسٹریشن کمیٹی کو دیں اور جو Member interested ہے، چیئرمین صاحب! اس کو Special invitation پہ بلالیں تاکہ وہ ڈیبیٹ ہو جائے ان کی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مجھے عنایت صاحب اور لاء منسٹر دونوں کے Answers چاہئیں اس پہ، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میڈم نے جو Point raise کیا ہے، میں نے ان کے ساتھ Disagree نہیں کیا ہے، یہ Starred Question پہ Rule 48 کے تحت نوٹس دے سکتے ہیں، اس پہ ڈیبیٹ ہو سکتی ہے، اس کے ساتھ تو میں نے Disagree نہیں کیا ہے لیکن میں نے ان کو بتا دیا ہے کہ

میں نے پرسنل ریکویسٹ کی ہے کہ تھوڑے سے معاملات Sequence کے اندر آجائیں گے، ویسے میں نے ایڈمنسٹریشن کے اوپر جو کمیٹی ہے، اسی کا کہنا تھا لیکن اپوزیشن کی طرف سے ڈیمانڈ آئی کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی اور پھر سپیشل کمیٹی کا تو میں نے آپ کی اس ڈیمانڈ کے ساتھ Agree کیا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ سپیشل کمیٹی بنے، تو سپیشل کمیٹی بن گئی، اچھا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ جب وہ رپورٹ فائنل ہوتی ہے، وہ اسمبلی کے اندر آجاتی ہے تو اس رپورٹ کے اوپر آپ ڈیبیٹ کریں تو اسلئے میں نے کہا تھا کہ تھوڑے سے معاملات Sequence میں ہو جائیں گے، اگر بابک صاحب اس کے ساتھ Agree نہیں کرتے ہیں، ظاہر ہے میں اس پہ Stress نہیں کروں گا، میں نے تو ایک پرسنل ریکویسٹ ان سے کی تھی کہ یا اس کو کمیٹی میں بھیج دیں یا ڈیبیٹ کریں اور اگر کمیٹی کے اندر بھیج دیا گیا اور اس کے بعد بھی کچھ رہا تو Then again it will come to the House, any Member can pointout, any Member can raise his hand and ہمیں بتانا ہے کہ اس پہ ڈیبیٹ ہو جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! د دوئ دا یو پوائنټ خو ډیر Valid دے، دا آخر کښې ئې اووئیل چې سپیشل کمیټۍ چې کوم Recommendations اوکړی، هغه Recommendations تاسو هاؤس ته راؤړئ۔

جناب سردار حسین: مهربانی، زه د عنایت الله خان ډیره شکریه ادا کوم او خدائے شته ما چې رائے ورکړه، نوټس او چې ما ریکویسټ اوکړو، په دې غرض مو اوکړو چې د احتساب کمیشن ایکټ، اپوائنټمنټس، Arrests، سزا ګانې، پراسیس، پروسیجر، دا زمونږ په صوبه باندې یو ډیر لوئې سوالیه نشان دے، زه په دې پوهیږم چې په کمیټۍ کښې به دا ټول څیزونه Threadbare discuss کیږی خو په دې هاؤس کښې په دې باندې یو ډیر لوئې ډیبیټ پکار دے چې ټول ممبران په هغې کښې برخه واخلی، خپل Input ورکړی ځکه چې دا د څومره وخت نه، میډم! دا خو تاسو اجازت نه ورکوئ او ظاهره خبره ده چې کله تاسو یو ورځ ان شاء الله د دې د پاره مقرر کړئ، ټائم مقرر کړئ او زه به دا ریکویسټ هم کوم چې که سبا کیدې شی، که بله ورځ کیدې شی، د ډیبیټ د پاره دا په پوائنټ راولئ، دا د لاء ډیپارټمنټ بیا آفیشل چې کوم Recommendations تلی دی، دا یوه ډیره لویه خلاء ده، یوه ډیره لویه کمزوری ده او دا د حکومت په پارټ ده،

لهذا مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې دا اولس ته پته اولګی چې دا د احتساب احتساب خبرې کیږی، دا د کرپشن کرپشن خبرې کیږی، دا ډیرې لوئې لوئې دعوې کیږی چې په دې صوبه کښې په حقیقی معنو کښې څه شوی دی، نو زه به عنایت الله خان ته هم دا ریکویسټ کوم، عنایت الله خان ته به دا ریکویسټ کوم چې دا مونږ کوم نوټس ورکړے دے چې دا د ډیبیټ د پاره واخلئ او باقی تاسو سپیشل کمیټی جوړه کړه، زه هم ډیره شکریه ادا کوم چې هغه کمیټی جوړه شی او په هغې کښې په دې باندې بحث اوشی، مهربانی جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، انیسہ بی بی!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: Madam! While agreeing with Mr. Babak, honourable Member، میں یہ کہتی ہوں کہ منسٹر صاحب کا جو پوائنٹ ہے، وہ اس پوائنٹ سے کہہ رہے ہیں کہ شاید دونوں کا ایک کیس ہے، ایسا نہیں ہے۔ فخر اعظم صاحب نے Acting DG کے متعلق کوسچن کیا ہے اور اس کے متعلق لاء منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے اور Rules quote کئے ہیں، Section quote کیا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ ایڈمنسٹریشن کمیٹی نے اس کے متعلق، اس خاص کوسچن کے متعلق وہ کیا ہے، اسی کوسچن کے تحت جو Rule 48 کے تحت بابک صاحب نے ایک احتساب کمیشن کے اوپر اس کے تمام Aspects ہیں، اپوائنٹمنٹس اس کی، یعنی اس میں جو نہیں ہو رہے، Failures ہیں، ابھی تک اس کے اندر، جو بھی اس کے متعلق ڈیبیٹ ہے، میرا خیال ہے یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے دونوں Simultaneously ہو سکتے ہیں، اگر یہ دیں تو آپ کوئی بھی Tuesday ایک گھنٹے کیلئے مقرر کر سکتے ہیں اس پہ ڈیبیٹ کرنے کیلئے، اور ابھی اگر کمیٹی آپ بنائیں گے تو کمیٹی پہلے نوٹیفائی ہو گی سپیشل کمیٹی، اس کی نوٹیفیکیشن میں ٹائم لگے گا، ہم تو کہتے ہیں Short time میں ایڈمنسٹریشن کمیٹی کو ایک Time limit دیں کہ اس کو لا کے یہ جواب دیں جس طرح آپ نے دوسری سپیشل کمیٹی کو کہا ہے اور جہاں تک ڈیبیٹ کی بات ہے، اس ڈیبیٹ کو بھی ہونا چاہیئے، اس کو کوئی اتنا ایشو بنانے کی ضرورت نہیں ہے کہ شاید ان دونوں کی وجہ سے کوئی Clash آ جائے گی، There is no such thing، اور اس کو بھی میرا خیال ہے اس وقت Point of prestige بھی نہیں بنانا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: This is not question of prestige. Anisa Bibi, legally، مجھے بتایا جارہا ہے کہ ہم نے دونوں میں سے ایک لینا ہے، Whichever you people, whichever the opposition says چاہے وہ اپوزیشن کہے کہ ڈیبیٹ کریں، چاہے اپوزیشن کہے کہ سپیشل کمیٹی بنائیں، دونوں میں سے ایک لیں گے ہم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر! آپ مجھے یہ بتائیں پھر میں چاہوں گی کہ آپ ضرور Rules quote کریں، آپ سیکرٹریٹ والوں سے پوچھیں کہ جو یہ آپ کو کہہ رہے ہیں کہ دونوں میں سے ایک ہو گا، صرف یہ Rules quote کرکے ہمیں بتائیں۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: This is the same one which I have said.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: آپ بتائیں نا، میں آپ کو بتا رہی ہوں، میں بھی وہ Rules، میرے سامنے پڑے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ (4) Rule 48 پڑھیں نا، اس میں Clearly لکھا ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پورا Rule 48 پڑھ کے بتاتی ہوں اور پھر آپ فیصلہ کریں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پورا 48 اگر آپ شام تک بیٹھنا چاہیں تو پڑھیں، پھر چلیں بسم اللہ کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں، اگر آپ چاہتی ہیں کہ یہ معاملہ اسی طرح ہوں تو پھر تو ٹھیک ہے، جس طرح آپ کا چیئر ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ابھی دیکھیں، فی الحال آپ اس طرح کریں، ڈیبیٹ کیلئے ٹائم دے دیں، ڈیبیٹ کیلئے ٹائم دے دیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میں یہ کہتی ہوں، اس کو کُسچین کو آپ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ مشورہ کررہے ہیں، تھوڑا مشورہ کرنے دیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشورہ باہر کریں نا، پلیز عنایت صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں اس کو دوسرے طریقے سے پھر Readout، یہ میں دوسرے طریقے سے اپنی گزارش ان کے آگے رکھوں گا، پہلا یہ ہے کہ یا ڈیبیٹ ہو دو تین روز کے بعد، کل پرسوں ڈیبیٹ ہو اور ڈیبیٹ کے بعد اگر یہ Feel کریں تو کسی بھی Select Committee, Special Committee, Standing Committee on Administration کو ریفر کیا جائے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہی تو میں کہہ رہی ہوں نا؟

سینئیر وزیر (بلدیات): ہاں جی۔

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: This, what I am saying کہ بابک صاحب! میری ذرا بات سنیں، جو عنایت صاحب کہہ رہے ہیں کہ ڈیبیٹ کریں، اگر ڈیبیٹ، پھر آپ کمیٹی پہ بھی جا سکتے ہیں تو دونوں چیزوں کا ایک دم لینا کیا ہے؟ Like how can you do both the things? یہاں بھی جا رہا ہے، یہاں بھی جا رہا ہے، جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: مهربانی شکریه، بهرحال عنایت الله خان دومره مشکل کښې نه اچوؤم، زمونږ خو دا خیال وو چې څوک څه وائی، هغه به کوی خو دلته خبره هم جدا جدا ده بهرحال میډم! (مداخلت) صحیح شوه، صحیح شوه، دا خو Public matter دے، د پبلک انټرسټ خبره ده، د پبلک انټرسټ خبره ده او زما دا خیال دے چې لږ ډیر مونږ هم په انګریزئ پوهیږو، په دیکښې دا سې هډو څه خبره نشته، دا تا وختی چې کوم۔۔۔۔

محترمه ډپټی سپیکر: دا ئې بل Rule را کړو، خیر خو Anyway you carry on۔

جناب سردار حسین: صحیح شوه، د سپیشل کمیټئ ټول پارلیمانی لیډرز چې کوم دی نو هغه پکښې هم زه ریکویسټ کوم، ورسره زمونږ دوه موؤرز دی، یو فخر اعظم صاحب دے او ضیاء الله آفریدی صاحب دے، د هغې هم زه ریکویسټ کوم، په هغې کښې تاسو هغوی As a member nominate کړئ، ټول به کښېنو ان شاء الله او ټائم چې دے، دا باره تیره ورځې چې دی یا دوه هفتې ئې کړئ، دوه هفتې ئې کړئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry, You said Fakhr-e-Azam او بل مو څوک اووئیل ؟

جناب سردار حسین: ضیاءاللہ آفریدی، او ضیاءاللہ آفریدی دا د اسمبلئ ممبر دے جی (شوراور قہقہے) او د اسمبلئ ممبر دے ، ضیاءاللہ آفریدی د اسمبلئ ممبر دے ، او جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوس خبره دا ده چې مونږ دومره لوئې تاسو ته دغه درکوؤ نو ممبرز به مونږ درته درکړو کنه، څه خو به زمونږ هم منئ، ټول-----

جناب سردار حسین: ما خو ریکویسټ کړے دے ، ما خو ریکویسټ کړے دے ، ما خو ریکویسټ کړے دے او دا خو-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بهئ عاطف خان! پا څه څه خو لږ او کړئ کنه؟

جناب سردار حسین: او ده خو کرپشن کړے دے ، ده ستاسو په حکومت کښې کرپشن کړے دے ، تاسو د وزارت نه لرې کړے دے ، دې خو پکښې واخلئ جی-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا عاطف خان لږه خبره کوی بیا تاسو خبره اوکړئ۔

جناب سردار حسین: او کنه ده خو کرپشن کړے دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان کا مائیک آن کردیں پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی، میډم! مونږ خو دا نه دی وئیلی چې ممبر صاحب کرپشن کړے دے ، دا خو بابک صاحب دوه درې پیرې اووئیل چې کرپشن ئې کړے دے ، کرپشن ئې کړے دے ، مونږ خو دغه نه دی وئیلی، هغه خو د احتساب د عدالت د طرفه کیس دے ، هغه چلیږی، دے به خپل Defense کوی، دوئ به خپل دغه کوی چې فیصله وی، هغه به د ټولو مخامخ وی، اوس تاسو ته اختیار حاصل دے که کمیټی جوړوئ، که تاسو پکښې څوک ممبران اخستل غواړئ، هغه پکښې ممبران واخلئ او چې څوک نه اخستل غواړئ، هغه مه اخلئ خو زما په خیال که فرض کړه، لکه صرف د دې د پاره چې هغه Conflict of Interest پکښې نه راځی چې د یو سړی پخپله کیس هم دے او هغه په کمیټئ کښې

ممبر هم اخلئ نو زما په خيال دغه به لږ نا مناسب وی، باقی خوبنه ستاسو ده چې ښنګه تاسو کول غواړئ، تاسو ئې پخپله باندې اوکړئ۔

Madam Deputy Speaker: That's what my feeling is, all the Parliamentary Leaders plus the mover will be the members of the Committee and that is done. The sitting is adjourned till 03:30 pm afternoon 21st February, 2018, thank you.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 21فروری2018ءبعداز دوپہر ساڑھے تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)